آخر زمانے میں امام مہدی کا مخالف ایک کردار





تالیف
زین العابدین
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

آخر زمانے میں امام مہدی کا مخالف ایک کردار



سفیانی

احادیث و روایات میں سفیانی کا تذکرہ اور مشرقِ وسطیٰ کے موجودہ حالات

تحریر

زین العابدین

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

فہرست

پیش لفظ

الحمد لله ربّ العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين و على آله الطيبين الطاهرين و صحابته أجمعين. أما بعد!

ظہور امام مہدی سے متعلق منقول روایات میں سفیانی نام کے ایک ظالم حاکم کا ذکر ملتا ہے، جو حضرت امام مہدی کے مقابلے میں نکلے گا اور شکست کھائے گا۔ ان روایات کے مجموعے سے معلوم ہوتا ہے کہ سفیانی ایک نہیں بلکہ چار شخصیات ہیں، جو الگ الگ خطوں سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ ان کی صفات و خصوصیات بھی ایک دوسرے سے جدا بلکہ باہم متعارض ہیں، البتہ ان کا زمانہ ایک ہوگا اور ظلم و جبر سب کا خاصہ ہوگا۔ حضرت امام مہدی کے ظہور کے قریب ان کا خروج ہوگا، ان میں سے ایک سفیانی کو امام قتل کرے گا۔ اور ان کی فوج مشترکہ اتحادی فوج میں شامل ہو کر جب امام مہدی کے خلاف مدینہ سے مکہ کی طرف جارہی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اُسے "بیداء" کے مقام پر زمین میں دھنسا دے گا۔

سفیانی کے بارے میں صحیح درجے کی روایات بھی موجود ہیں جو صحیحین تک میں ہیں (اگرچہ ان میں سفیانی کی صراحت نہیں ہے، جیسا کہ خسف کی روایات خود صحیحین میں موجود ہیں اور یہ بات دوسری احادیث سے ثابت ہے کہ خسف سفیانی کی فوج کا ہی ہوگا) اور ضعیف بھی ہیں جن پر محدثین نے کلام کیا ہے۔ علامہ زہیر حبیب نے اپنی کتاب "إرشاد الحيران إلى مهدي آخر الزمان" میں لکھا ہے کہ بعض علما جیسے نعیم بن حماد، حاکم، ذہبی، قرطبی، ابو عمرو الدانی، برزنجی اور سفارینی رحمہم اللہ ان روایات کو کثرت کی وجہ سے معنی متواتر سمجھتے ہیں، یہ تواتر اس کے ضعف کو ختم کر دیتا ہے۔ یمنی عالم "قاسم احمد عقلان" نے السفياني حقيقة أم أكذوبة میں یہ ثابت کیا ہے کہ سفیانی کے متعلق مروی روایات درجہ "حسن" تک پہنچتی ہیں، اور ان کی نسبت "وحی" کی طرف درست ہے۔

سفیانی سے متعلق جو روایات منقول ہیں اُن میں باہم تعارض بھی محسوس ہوتا ہے جن کی وجہ سے بعض حضرات نے سرے سے سفیانی کے وجود سے ہی انکار کیا ہے۔ لیکن ان روایات کا تضاد دور ہو سکتا ہے۔ ہر روایت کو حالات و شخصیات کے مطابق پرکھنے اور تطبیق دینے کے بعد تقریباً اکثر روایات کا تضاد ختم ہو جاتا ہے، اور یہ سب روایات مکمل نقشے کا ایک حصہ معلوم ہوتی ہیں۔

اس لیے ہم نے ضعیف روایات کو بھی لیا ہے جو اُن بہت سی مستند روایات کے لیے بہ طور استیناس کے ذکر کی گئی ہیں جو اس موضوع کے متعلق صحاح میں مروی ہیں۔ یا پھر اس شرط کے ساتھ مشروط ہیں کہ اگر ان روایات میں بیان کی گئی پیشن گوئیاں اسی طرح سچی ثابت ہوئیں جس طرح انہیں نقل کیا گیا ہے تو یہ ان کی صحت کی دلیل ہے۔ (جیسا کہ بشار الاسد، عبد الفتاح السیسی پر یہ روایات منطبق ہوتی بھی نظر آتی ہیں، اور ان ملکوں کے حالات بھی ان روایات میں بیان کردہ نقشہ کے مطابق ہی ظاہر ہو رہے ہیں) یہ روایات مستدرک حاکم، مسند احمد، کتاب الفتن اور عقد الدرر وغیرہ سے لی گئی ہیں۔

احادیث کا کسی مخصوص شخصیت یا واقعے پر منطبق کرنا ایک رائے ہے، جس میں اختلاف و اجتہاد کی گنجائش یقیناً موجود ہے، اور غلطی کا بھی امکان ہے۔ وقت اور علم کی کمی کے باوجود جو سامنے آسکا وہ حاضر خدمت ہے۔ اہلِ علم حضرات سے رہنمائی کی درخواست ہے۔ جو کچھ اس میں خیر ہے وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور جو اس میں شر ہے وہ بندہ کی جانب منسوب ہے۔ اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت سے نوازے اور امت کو خلافت علی منہاج النبوۃ کا سایہ عطا ہونے کا ذریعہ بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

زین العابدین

مدرس جامعہ دارالعلوم بڈھ بیر پشاور

نومبر 2023

سفیانی کی وجہ تسمیہ

سفیانی کے لفظ سے بہ ظاہر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ اس کا نسبی تعلق حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ عنہ سے ہوگا۔ کتاب الفتن کی ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک اثر میں ہے کہ "سفیانی" خالد بن یزید بن ابی سفیان کی نسل سے ہوگا، لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔

عن علي قال: السُّفيَانِيُّ مِنْ وَلَدِ خَالِدِ بنِ يَزِيدَ بن أَبِي سُفيَان.[1]

درحقیقت سفیانی نام نہیں ایک صفت ہے، جو اصلاً مذموم نہیں ہے لیکن ان حکمرانوں کے ظلم کی وجہ سے یہ صفت ظلم کے ساتھ متصف ہوگئی، جیسے "فرعون" مصر کے بادشاہوں کا لقب تھا، لیکن ان کے ظلم کی وجہ سے یہ نام ظالم حاکموں سے ایک استعارہ بن گیا۔

آخر زمانے میں ان جابر و آمر حکمرانوں کو سفیانی کہنے کی وجہ بہ ظاہر یہ سمجھ میں آتی ہے کہ فتن و علامات قیامت کی تدوین جس زمانے میں ہوئی وہ بنو عباس کا زمانہ تھا، جنہوں نے بنو امیہ سے اقتدار چھینا تھا، اور اقتدار میں آکر بنو امیہ کے بچے کچھے لوگوں پر مظالم ڈھائے تھے، اگرچہ انہوں نے دعویٰ اہلِ بیت کو حق دلوانے کا کیا تھا لیکن انہوں نے یہ حق نہیں دیا، جس کی وجہ سے اہلِ علم ان سے نالاں تھے، اور ان کے مظالم کی وجہ سے لوگوں کو اس دور میں ہی حضرت امام مہدی کے ظہور کا انتظار تھا۔ اہلِ بیت کے ائمہ نے بھی ان کے دور میں خروج کیا۔ اسی وجہ سے انہیں اہلِ بیت کے ان ائمہ کرام سے خطرہ بھی رہتا تھا۔ ائمہ اہلِ بیت اور دوسرے محدثین جب حضرت امام مہدی کی روایات نقل کرتے تھے تو انہیں بھی یہ خوف تھا کہ کہیں بنو عباس کے لوگ خطرہ سمجھ کر ہمیں قتل نہ کرادیں، اور محدثین بھی کافی احتیاط کرتے تھے۔

---

(1) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم: ٨١٢)

خاص کر جب امام مہدی کے مخالف کسی بادشاہ کے متعلق روایات کا بیان ہو تو یہ خلفا اور برسرِ اقتدار طبقے کے لئے زیادہ خطرے کی بات تھی کہ کوئی حدیث ان پر منطبق ہو جو ان کے باطل پر ہونے اور نتیجے میں ہلاک ہونے کی پیش گوئی کی گئی ہو۔ گویا ان روایات کی زد سب سے زیادہ بادشاہوں پر پڑتی تھی، اور جو اپنے تخت کی حفاظت کے لئے کسی بھی حد تک جاسکتے تھے، اس وجہ سے محدثین ان جیسی روایات کو دوسری قسم کی روایات کی طرح کھلے عام نقل نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بخاری شریف میں روایت منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برتن محفوظ کر رکھے ہیں، ایک کو میں نے پھیلا دیا ہے اور دوسرے کو اگر میں اسی طرح پھیلا دوں تو یہ گلا کاٹ دیا جائے گا۔ محدثین نے ان روایات کو چھپایا تو نہیں لیکن انہیں چھپ چھپ کر روایت کیا کرتے تھے، بہ ظاہر سفیانی کا نام بھی انہوں نے آخری زمانے کے ان ظالم حکمرانوں کو دیا یہ ایک کیموفلاج تعبیر تھی جس کے ذریعے یہ رواۃ اپنے اپنی حفاظت کر رہے تھے واللہ علم۔ کیونکہ بنو عباس چُن چُن کر بنو امیہ کے لوگوں کو قتل کر رہے تھے، جن کے غضب سے بچنے کا ایک راستہ امام مہدی کے مخالف حکمرانوں کی مخالفت تھا، اور سفیانی کی روایات جو (اُن کے خیال میں) اس زمانے کے قریب ہی کسی شخصیت پر منطبق ہو رہی تھی، جس کا تعلق بنو امیہ سے ہو گا اور ظالم ہو گا، امام مہدی کے مقابلے میں نکلنے والا ہے۔[2] بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مختلف صفات منقول ہیں۔

---

(2): لقبيلة بني كلب حضور لافت في الملاحم العراقية لان بني كلب كانوا هم المدافعين عن بني امية وذراعهم العسكري ويمكن تلخيص الاحاديث الواردة فيها بأن كلبا هم نصراء السفياني واخواله وان المهدي سينتصر على السفياني ويقتل كلبا ويدخل دمشق ويغنم اموال كلب ويسبي نساؤه .. وهذه النبوء كانت اغراء وتحفيز للجيش الهاشمي لجمال نساء بني كلب وكثرة اموالهم حيث جاء الحديث بالنص: والخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب.

اما مروان الحمار فرمزوا له بحمار الدجال وبحمار الجزيرة وبالسفياني رمز لعداء الثورة العباسية

ولان الثورة العباسية كانت حركة سرية فقد ابتكرت وسائل في الدعوة منها عدم تعيين الامام ومنها استخدام الرموز والاشارات ذات الدلالات الخفية مثل القائم والرضا والغيبة والرجعة وفي السنين القليلة التي سبقت التمكين العباسي بجانب احاديث النبوءات والملاحم وحرب آخر الزمان انتشرت كذلك رواية الاحاديث العادية ذات المضامين الفقية والوعظية ولكنها تحمل شفرات ورسائل سرية ضمن استراتيجية العمل السري وكان الكثير من مشاهير المحدثين ممن شاركوا في الدعوة السرية قد ساهموا في راوية الاحاديث ذات الشفرات الخفية استغلالا لشهرتهم وثقة العوام وتقديسهم كلام الرسول وكان من هؤلاء الرواة الاعمش ومعمر وحماد وهم من رواة البخاري .. كانت الاحاديث تروى للناس على انها احاديث نبوية وفيها معنى ظاهر فقهي او وعظي لا يستشكل في حين ان النص يحمل رسائل سرية ... ونعود للاحاديث المذكورة اعلاه لنعرض فك شفرتها:

- الحديث الاول:

يروية الاعمش الداعية العباسي السري عن أبي هريرة يقول: يا أهل "العراق" تزعمون أني أكذب على رسول الله أشهد سمعت رسول الله يقول: إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم فليغسله سبعا، وإذا انقطع شسع أحدكم فلا يمش في الأخرى حتى يصلحها. فك شفرة الحديث: أبو هريرة: دلاله عن آل العباس .. فهو يظهر ابو هريرة الموالي للأمويين يعتذر للعراقيين ويعدهم بعدم الكذب وهو ما فعله آل العباس من العودة معتذرين ولوغ الكلب: تسلط قبيلة كلب حلفاء الامويين غسل الاناء سبعا: التطهر بالايمان بالائمة العلويين السبعة حيث كان الشيعة في انتظار الامام السابع وفي رواية :يغسله سبعا اولاهن بالتراب: كناية عن الامام الاول علي بن ابي طالب وكانت كنيته ابو تراب. النعل ذو الشسع المقطوع : آآل العباس بسبب انشقاقهم عن آل علي سابقا واصلاحها يعني توبتهم وخلعهم بني أمية النعل الاخرى : هي آل علي.

ملخص شفرة الحديث: رسالة من ال العباس إلى الشيعة العراقيين وأبناء عمومتهم العلويين يعلنون التوبة من ولائهم الامويين وانهم صادقين لا يكذبون ويدعونهم بالثورة على الأمويين وبني كلب المتسلطين والإيمان بالأئمة السبعة. وفيه حث للعلويين على عدم التحرك منفردين كمن يمشي بفردة نعل واحدة لانقطاع النعل الاخر حيث وانهم سيكون معهم بمثابة فردة النعل الاخرى بعد اصلاحها بالتوبة.

موجودہ دور میں بھی اگر ہم متعدد شخصیات کو سفیانی تسلیم کریں تو ایسا بہت بعید ہے کہ ایک ہی خاندان کی یہ شخصیات مصر، شام، اردن اور جزیرۃ العرب کے حکمران بن جائیں اور پھر امام مہدی کے مقابلے میں اکٹھے ہو جائیں۔ حالانکہ بشار الاسد، جنرل عبد الفتاح السیسی وغیرہ جن پر حیران کن طور پر سفیانی کی روایات صادق آتی ہیں الگ الگ قبائل و اقوام سے تعلق رکھتے ہیں۔

الحديث الثاني:

عن عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله: (يقطع الصلاة والحمار والكلب والمرأة) الصلاة: الدين الحمار: الخليفة الاموي مروان الحمار الكلب: بنو كلب المرأة: علاقة النسب من الأم بين بني امية وبني كلب فك الشفرة: رسالة بأن الامويين والكلبيين يفقون عقبة ضد الدين وفي راوية عن عائشة : إنه لا يقطع الصلاة شيء، ولكن ادرؤوا ما استطعتم والشفرة: ان الدين قائم وعليكم الثورة قدر الامكان

الحديث الثالث:

عن ابن عباس: لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة. الملائكة: هي الرضا الالهي، والسلام بيت: ارض العرب، كلب: بنو كلب العرب المسيحيين ونصراء الامويين صورة: الايقونات والرسومات التي يتخذها المسيحيين في بيوتهم وكنائسهم .. ورد في رواية الجرس وهو زمر مسيحي صريح والشفرة: لن يحل الرضا الالهي والسلام على ارض العرب حتى يخرج منها المسيحيين ممثلين في بني كلب نصراء بني امية وصورهم تماثيلهم الممثلة في كنائسهم.

چار سفیانی

سفیانی ایک شخصیت کا نام نہیں ہے بلکہ یہ کم از کم چار مختلف شخصیات ہیں۔ الفتن کی روایت میں ایک سفیانی کو سفیانی دوم کہا گیا ہے:

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَفِي وِلَايَةِ السُّفْيَانِيِّ الثَّانِي وَخُرُوجِهِ عَلَامَةٌ تُرَى فِي السَّمَاءِ.[3]

"سفیانی دوم کے دور اقتدار میں آسمان میں ایک نشانی ظاہر ہو گی۔"

روایات سے جن متعدد سفیانی حکمرانوں کا تذکرہ ملتا ہے اُن میں (۱) دمشق کا سفیانی (۲) اردن کی وادئ یابس سے نکلنے والا سفیانی (۳) مصر کا ٹھگنے قد والا جابر حکمران اور (۴) حجاز کا حاکم شامل ہیں۔

ذیل میں ہم ہر ایک کا روایات کی روشنی میں تذکرہ کرتے ہیں، اور یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ موجودہ زمانے میں جس طرح حضرت امام مہدی کے ظہور کی دوسری نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں، کیا سفیانی کی علامات رکھنے والی کچھ شخصیات بھی موجود ہیں یا نہیں؟

---

(3) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم ٦٣٥)

دمشق کا سفیانی

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک مرفوع روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أُحَذِّرُكم سبعَ فِتنٍ تكونُ بعدِي، فَذَكَرَ منها و فِتنَةٌ من بطن الشام و هي السفيانِيُّ. (4)

"میں تم لوگوں کو اپنے بعد سات فتنوں سے ڈراتا ہوں: آپ ﷺ نے ان کا ذکر کیا اور فرمایا: ایک فتنہ شام کے اندر سے نکلے گا اور وہ سفیانی کا فتنہ ہے۔"

نو عمر

شام کے متعلق روایات میں جس سفیانی کا تذکرہ ملتا ہے وہ ممکنہ طور پر موجودہ شامی صدر بشار الاسد ہو سکتا ہے، متعدد روایات میں بیان کی گئی نشانیاں اس پر منطبق ہوتی ہیں۔ مثلاً:

خُروجُ السفياني حديثُ السِّنِّ جَعدُ الشَّعرِ أبيَضُ مديدُ الجسم. (5)

"سفیانی کا خروج ایسے وقت میں ہو گا کہ وہ نو عمر ہو گا، اس کے بال گھونگھریالے اور جسم لمبا ہو گا۔"

بشار الاسد (پیدائش ۱۹۶۵ء) اپنے باپ حافظ الاسد کے انتقال کے بعد ۲۰۰۰ء میں صرف ۳۵ سال کی عمر میں صدر بنا۔ اس عمر میں اقتدار سنبھالنا، بالوں کا گھونگھریالا ہونا اور اس کا لمبا قد بہ نسبت دوسرے حکمرانوں کے اس کے سفیانی ہونے کی واضح علامات ہیں۔

---

(4) (رواه الحاكم و قال صحيح الإسناد على شرط الشيخين)

(5) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

آٹھ حرفی نام اور حلیہ

عن الزهري يَلِيْ بعدَه رجلٌ منهم اسْمُه اسمُ أبيه و اسْمُه على ثمانية أحرف متزَلِّجُ المنكِبين حُمُشُ الذِّرَاعين والسَّاقَيْنِ، مُصَفَّحُ الرَّأسِ غَائِرُ العَينَينِ فَيَهلِكُ النَّاسُ بعدَه. (6)

ترجمہ: اس کے بعد ان میں سے ایک شخص حکمران بن جائے گا، اس کا نام باپ کے نام پر ہو گا، اس کا اور اس کے باپ کا نام آٹھ حروف پر مشتمل ہو گا، کندھے نیچے جھکے ہوئے ہوں گے اور بازو اور پنڈلیاں پتلی ہوں گی۔ سر چوڑا اور آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی ہوں گی۔ اس کے (حاکم بننے کے) بعد لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

يلي بعدَه رجلٌ منهم کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکمران ایک مخصوص جماعت سے ہو گا، جن کے متعدد لوگ حکمران بنتے آئے ہوں گے یہاں تک کہ آخر میں سفیانی حاکم بن جائے گا۔ اسد بعثی اشتراکی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے، جس سے تعلق رکھنے والے عراقی صدر صدام حسین 80 کے عشرے میں عراق میں بر سرِ اقتدار آئے، شام میں ۸ مارچ ۱۹۶۳ء کو بعث پارٹی نے اقتدار پر قبضہ کر لیا، ۲۳ فروری ۱۹۶۶ء کو اسی پارٹی کے حافظ الاسد نے حکومت پر قبضہ کر کے اقتدار سنبھالا اور ۲۰۰۰ء میں حافظ الاسد کے انتقال پر اس کا بیٹا بشار الاسد شام کا حکمران بن گیا جو ابھی تک حکومت میں ہے۔

عموماً آخر زمانے کی شخصیات کے نام احادیث میں صراحت کے ساتھ نہیں بتائے گئے ہیں، بلکہ کچھ علامات کے بتلانے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ بشار الاسد کا نام اپنے باپ کے نام پر ہے، یعنی "اسد" دونوں کے نام کا بنیادی جزو ہے، اور یہ اسی نام سے زیادہ معروف ہے۔ اسم أبيه کے بعد و اسْمُه على ثمانية أحرف کا مطلب یہ ہے کہ "سفیانی" اور اس کے باپ کا نام آٹھ حروف پر مشتمل ہو گا، یعنی بشار اور حافظ، دونوں

---

(6) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

ناموں کا مجموعہ آٹھ حروف ہیں۔ اسد دونوں ناموں میں مشترک ہونے کی وجہ سے مقصود نہیں ہے۔ بشار الاسد کے کندھے بھی سیدھے نہیں بلکہ کچھ نیچے کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور بدن بھاری نہیں ہے اسی وجہ سے بازو اور پنڈلیاں بھی پتلی ہیں۔ سر چوڑا ہے اور آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی ہیں، اگرچہ اس کا باپ بھی ایک آمر تھا اور شامی عوام پر ظلم کرنے میں اس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی لیکن بشار الاسد کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد بالخصوص ۲۰۱۱ء کے بعد تو اس نے شامی عوام پر ظلم کی انتہا کر دی ہے۔

عن عليٍّ رضي الله عنه قال: تخرُجُ بالشام ثلاثُ راياتٍ: الأصهَبُ و الأبقَعُ و السُّفيَانِيُّ، يخرُجُ السّفيانيُّ من الشام و الأبقَعُ من مصرَ فَيَظهَرُ السفيانيُّ عليهم. [7]

"شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے، **أصهب** کا جھنڈا، ابقع کا جھنڈا اور سفیانی کا جھنڈا۔ سفیانی کا خروج شام سے ہو گا، ابقع مصر سے ہو گا، اور سفیانی ان سب پر غالب آجائے گا۔"

أصهب سے بھی بشار مراد ہو سکتا ہے، کیونکہ **أصهب** عربی میں شیر کو کہتے ہیں جیسا کہ "**اسد**" بھی شیر کو کہتے ہیں، نیز اصہب بھورے رنگ کے سُرخ و سفید شخص کو بھی کہتے ہیں، اور بشار الاسد ایسا ہی ہے۔ فتن کے متعلق روایات میں بالعموم شخصیات کو ایسے ہی ابہام میں رکھ کر ذکر کیا جاتا ہے۔ علامہ برزنجیؒ نے "**الإشاعة**" میں لکھا ہے کہ **اَبقع، اَصھب، اَعرج، منصور، مہدی، الحارث** وغیرہ صفات ہیں نام نہیں۔

عن ضمرة قال: السُّفيَانِيُّ رجلٌ أبيَضُ، جَعدُ الشَّعرَةِ و مَن قَبِلَ مِن مَّالِه شيئا كَانَ رَضْفًا في بطنِه يومَ القِيَامَةِ. [8]

---

(7) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن ٨٤٥)

(8) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن ٨١٤)

”سفیانی گورے رنگ والا، گھونگھریالے بالوں والا شخص ہو گا، جس نے اس کے مال میں سے کچھ بھی قبول کیا تو قیامت کے دن اُس کے پیٹ میں انگارہ بنے گا۔“

بشار الاسد کا رنگ گورا اور بال گھونگھریالے ہیں، اس کا ظلم حکومت میں شامل وزرا اور سیکورٹی فورسز کی طاقت پر قائم ہے، جس کے پیچھے بھاری بھر کم ایرانی امداد ہے، عسکری طاقت کے علاوہ طاقت کے نشے میں چور بشار الاسد نے دین و مذہب کا لبادہ اوڑھے ہوئے چند علما کو بھی اپنا حامی بنالیا ہے اور جنھوں نے مخالفت کی ہے انہیں قتل کر دیا ہے۔

ظلم و جبر

عن أبي قُبيلٍ قال: السُّفيانِيُ شرُّ مَن مَلَكَ، يقتُلُ العلماءَ و أهلَ الفضلِ و يفنِيهم و يَستَعِينُ بهم فمَن أبىٰ عليه قَتَلَه. [9]

”سفیانی بدترین حکمران ہو گا، علما اور اہلِ فضل کو قتل کرے گا، انہیں ختم کرے گا، اور ان کے ذریعے اپنی تائید حاصل کرے گا، جو اس کی تائید سے انکار کرے گا تو اسے قتل کرادے گا۔“

علما و اہلِ فضل کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرنا بشار الاسد سمیت مسلم دنیا پر مسلط تمام ہی ظالموں کا وتیرہ رہا ہے، یہ علامت دوسرے سفیانی حاکموں میں بھی موجود ہے۔

عن أرطاةٍ قال: يقتُلُ السُّفيانِيُّ كُلَّ من عَصَاه و ينشُرُهم بالمناشيرِ و يَطبَخُهُم بالقُدُورِ سِتَّةَ أشهر قال: و يَلتَقِي المشرِقَينِ و المَغرِبَين. [10]

---

(9) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن ٨٢٥)

(10) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن ٨٦٧)

"سفیانی ہر اس شخص کو قتل کرائے گا جو اس کی حکم عدولی کرے گا، انہیں آریوں سے چیرے گا، اور ہانڈیوں کے ذریعے پکائے گا چھ مہینے تک، اور مشرق و مغرب سے جا ملے گا۔"

بشار الاسد کے خلاف جب شامی عوام نے بغاوت کی تو اسد حکومت نے اُن کے خلاف ہر قسم کا ظلم و ستم روا رکھا، جیلوں میں قید لوگوں کو قتل کرایا گیا، عوام پر بمباری کی گئی، **يطبخهم بالقدور** کا معنی ہے کہ ہانڈی کے ذریعے پکائے گا۔ ایک روایت میں **يطحنهم بالقدور** یعنی کوٹنے کے الفاظ ہیں، اور ہانڈی میں نہیں بلکہ اس کے ذریعے سے کوٹے گا یا پکائے گا، یہ واضح اشارہ ہے بیرل بموں کی طرف جو اسد حکومت نے نہتے عوام کے خلاف بے دریغ استعمال کیئے۔

بیرل بم بنانے کے لئے عموماً تیل کے خالی ڈرم، پانی کی ٹینکیاں اور اس قسم کے دوسرے ڈرم استعمال کیئے جاتے ہیں، بم بنانے کے لئے ان میں بارود اور لوہے کے ٹکڑے بھرے جاتے ہیں اور عموماً انہیں ہیلی کاپٹر کے ذریعے گرایا جاتا ہے۔ روایت میں "قدور" کا لفظ منقول ہے، جو ہانڈی یا کوکر کو کہتے ہیں اور اس قسم کے بموں پر اس کا اطلاق کیا جاسکتا ہے۔ ان بموں پر اقوام متحدہ کی جانب سے پابندی ہے اس کے باوجود بشار حکومت نے اپنے ہی عوام کے خلاف ان کا بے دریغ استعمال کیا، جس کی وجہ سے یہ شدید تنقید کا نشانہ بنا۔ یہ بھی واضح رہے کہ شام میں کسی بھی تنظیم کے پاس بیرل بم استعمال کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، حلب وغیرہ میں ان بموں کے ذریعے خوفناک تباہی پھیلائی گئی۔

مشرق و مغرب سے ملنے سے مراد بہ ظاہر یہ ہے کہ روس و ایران جیسے مشرقی ممالک اور امریکہ و یورپ جیسے مغربی ملکوں سے بیک وقت اپنے عوام اور مجاہدین کے خلاف تائید و مدد حاصل کرے گا۔ شام میں جس طرح ایران و روس دخل انداز ہیں اور اپنی عسکری طاقت اور افرادی قوت کے ذریعے بشار کو جس طرح سہارا دے رکھا ہے وہ پوشیدہ نہیں ہے، اسی طرح امریکہ بھی جب سے یہاں کود پڑا ہے، اس کا مقصد بھی شامی جہادی تنظیموں کا زور توڑنا ہے جو اسد کی بالواسطہ حمایت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

عن كعب قال: ثم يثُورُ ثائِرٌ فيَقتُلُ الحُرِّيَّةَ و يَسبِي الذُرِّيَّةَ و يَبْقُرُ بُطونَ النِّساءِ. (11)

"پھر ایک شخص اٹھے گا جو آزادی کا خاتمہ کرے گا، بچوں کو قید کرے گا اور خواتین کے پیٹ چاک کرے گا۔"

بشار حکومت کے خلاف تمام تنظیمیں اس سے آزادی حاصل کرنے پر متفق تھیں، شامی انقلاب کا نام ہی ثورة الحرية و الكرامة رکھا گیا ہے، تاکہ شامی عوام پر مسلط اس ظالم سے انہیں نجات ملے۔ لیکن اس نے عورتوں کو بخشا نہ بچوں کو بلکہ اپنے ہر مخالف کو تہہ تیغ کیا، اور آبادیوں کی آبادیاں ملیامیٹ کیں۔

بنو کلب کا لیڈر

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ يخرُجُ رجُلٌ يقالُ له السفيانِيُّ فِي عمق دمشق، و عَامَّةُ مَن يَتَّبِعُه مِن كَلب فَيَقْتُلُ حَتَّى يَبْقَرَ بُطُونَ النِّسَاءِ، وَيَقْتُلُ الصِّبْيَانَ، فَتَجْمَعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتَّى لَا يُمْنَعُ ذَنَبُ تَلْعَةٍ، وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي الْحَرَّةِ فَيَبْلُغُ السُّفْيَانِيَّ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ جُنْدًا مِنْ جُنْدِهِ فَيَهْزِمُهُمْ، فَيَسِيرُ إِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ بِمَنْ مَعَهُ حَتَّى إِذَا صَارَ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ، فَلَا يَنْجُو مِنْهُمْ إِلَّا الْمُخْبِرُ عَنْهُمْ. (12)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ایک شخص دمشق سے نکلے گا، جسے سفیانی کہا جائے گا، اس کے پیروکاروں میں کی اکثریت بنو

(11) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن ٧٧١)

(12) (هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ. قال الذهبي: على شرط البخاري ومسلم)

کلب قبیلے سے ہو گی، یہ شخص قتل کرتا رہے گا یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا، بچوں کو قتل کرے گا۔ قبیلہ قیس اس کے خلاف اکٹھا ہو گا تو یہ انہیں بھی قتل کرے گا یہاں تک کہ کسی کو نہیں چھوڑے گا۔ اور میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص حرّہ (مدینہ) میں ظاہر ہو گا، سفیانی کو اس کے بارے میں خبر پہنچے گی تو وہ اس کے خلاف اپنا لشکر بھیجے گا، وہ اس لشکر کو شکست دے گا، پھر سفیانی خود اپنے ساتھیوں کو لے کر اس کی جانب چل پڑے گا، جب بیدا مقام پر یہ پہنچ جائیں گے تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔ ان میں صرف وہ شخص بچے گا جو ان کی اطلاع پہنچانے والا ہو گا۔"

بشار الاسد دمشق ہی میں پیدا ہوا اور یہیں اس کی حکومت قائم ہے، بہ نسبت دوسری شخصیات کے جو ممکنہ طور پر سفیانی ہو سکتی ہیں وہ دوسرے خطوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ علامت واضح طور پر اسد میں پائی جاتی ہے۔

بنو کلب عرب قبیلہ ہے جو یمن سے ہجرت کر کے شمال میں جا کر آباد ہوا، جن کی اکثریت جزیرۃ العرب کے شمال میں موجود ہے۔ اموی دور حکومت میں بنو کلب شام کے اطراف میں اپنی کثرت کی وجہ سے سب سے طاقتور قبیلہ سمجھا جاتا تھا۔ اسی قبیلے کی ایک خاتون سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نکاح بھی ہوا تھا، جس سے یزید پیدا ہوا۔ آج کل اس قبیلے کی اکثریت سوریا (موجودہ شام) میں ہے، اور اس کی اکثریت نصیری فرقے پر مشتمل ہے، شامی فوج کی اکثریت بھی نصیری قبیلے سے تعلق رکھتی ہے۔ قبیلہ کلب ہی وہ قبیلہ ہو گا جو حضرت امام مہدی کے مقابلے میں سفیانی کی سرکردگی میں آئے گا اور جن کی غنیمت پانے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی ہے۔

بنو کلب کی افرادی طاقت کی بنیاد پر سفیانی خواتین کو بھی معاف نہیں کرے گا، اور ان کا پیٹ چاک کرے گا، اس سے مقصود اپنے مخالفین کا مکمل خاتمہ ہے۔ بشار الاسد نے اپنے خلاف بغاوت کو بری طرح کچلا، خواتین تک کو قیدی بنایا، ان کی عصمت دری اور ظلم کے احوال میڈیا پر بارہا نشر ہوئے۔ سفیانی کا

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے خاندان سے ہونا ضروری نہیں ہو گا(بلکہ جیسا کہ پیچھے عرض کیا گیا "سفیانی" رواۃ کی ایک تعبیر تھی، جو انہوں نے بنو عباس کے خلفا کے ظلم سے بچنے کے لئے اختیار کی)البتہ قبیلہ کلب کا تذکرہ متعدد روایات میں موجود ہے، یہ قبیلہ اس کا حامی ہو گا۔ بعض عرب ویب سائٹس کے مطابق بشار الاسد کی نصیری فوج اسی قبیلے پر مشتمل ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بشار الاسد نسبی لحاظ سے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے خاندان سے ہو، قبیلہ بنو کلب ہو اور فرقہ علوی نصیری شیعہ ہو۔

قبیلہ قیس عرب عدنانی قبائل کی شاخ "مُضَر" سے تعلق رکھتا ہے، قیس تاریخی طور پر بھی بنو کلب کا حریف رہا ہے اور ان کے درمیان لڑائیاں بھی ہوئی ہیں، جب قبیلہ قیس عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور کلب مروان بن الحکم کا حامی بنا، دونوں کے درمیان مرج راہط میں جنگ ہوئی جو بالآخر مروان کی جیت اور قیس کے قتل عام پر منتج ہوئی۔ گویا سفیانی اور اس کے مخالفین (ظہور امام مہدی سے پہلے) اسی تاریخی جنگ کا تسلسل ہوں گے۔ بشار الاسد کے خلاف جنگ میں شام کے سنی زیادہ فعال ہیں، جنوبی شام اور مغربی عراق کے افراد زیادہ تر قبیلہ قیس سے تعلق رکھتے ہیں، اگرچہ بشار ان کا خاتمہ نہیں کر سکا ہے لیکن جانی نقصان اسد مخالف تنظیموں کا ہوا ہے۔

قیس و کلب کی یہ جنگ ظہور حضرت امام مہدی تک جاری رہے گی، جن کا ظہور مکہ میں بیت اللہ کے قریب ہو گا، جس کے بعد مدینہ بھی ان کے تسلط کے تحت آجائے گا، مدینہ جہاں سفیانی کے لشکر کو شکست ہو گی اور جب وہ خود (اور اپنے اتحادی لشکر کے ساتھ) مقابلے میں نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لشکرِ جرّار کو زمین میں دھنسا دے گا۔

شامی سفیانی کی ابتدا

مشہور تابعی حضرت سعید بن المسیّب رحمہ اللہ کا اثر ہے:

تَكُوْنُ فِتْنَةٌ بِالشَّامِ، كَانَ أَوَّلَهَا لَعِبُ الصِّبْيَانِ، كُلَّمَا سَكَنَتْ مِنْ جَانِبٍ طَمتْ مِن جَانِبٍ فَلَا تَتَنَاهٰى حَتّٰى يُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ: أَلَا إِنَّ الأَمِيْرَ فُلَانٌ، وفَتَلَ ابنُ المُسَيَّبِ بِيَدَيْهِ حَتى أَنَّهُمَا لَتَنْقُصَانِ فَقَالَ: ذٰلِكَ الأَمِيْرُ حَقًّا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [13]

"شام میں ایک فتنہ ہو گا، جس کی ابتدا بچوں کے کھیل سے ہو گی، جب بھی ایک طرف سکون ہو گا تو دوسری جانب میں تیزی آئے گی، یہاں تک کہ اوپر سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ: تمہارا امیر فلاں ہے، یہ کہہ کر ابن المسیب نے اپنے دونوں ہاتھوں کو موڑا گویا ان میں کپکپی پیدا ہوئی ہو، پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: وہی برحق امیر ہو گا۔"

شامی صوبے "درعا" میں ایک چودہ سالہ بچے "حمزہ الخطیب" اور اس کے ساتھی "ثامر الشرعی" سمیت پندرہ دوسرے بچوں نے سکول کی دیوار پر **إجاک الدور یا دوکتور** اور **ارحل یا بشار** یعنی یہ کہ تمہارا دور گزر گیا اور بشار! تم چلے جاؤ جیسے نعرے لکھے۔ جس پر سیکورٹی فورسز نے انہیں گرفتار کر لیا۔ اور ان پر وحشیانہ طریقے سے تشدد کیا گیا۔ یہ 26 فروری 2011ء کی بات ہے، شامی جنگ کے شرارے یہیں سے پھوٹ پڑے تھے۔

18 مارچ 2011 میں الجامع العمری کے صحن میں مظاہرین نے اپنے بچوں کی رہائی کے لئے مظاہرہ کیا۔ یہ مظاہرے شام کے مختلف شہروں میں پھیل گئے، تب تک ان میں اخوان المسلمون، القاعدہ یا کسی

---

(13) (رواہ نعیم بن حماد في كتاب الفتن)

بھی جہادی تنظیم کا کوئی وجود نہیں تھا، ان مظاہروں کا مقصد جنگ نہیں تھا، بلکہ احتساب اور چند اصلاحات کا مطالبہ تھا، لیکن اس دوران ایک شامی افسر نے مظاہرین پر گولیاں چلائیں جس کے نتیجے میں 20 افراد قتل اور 40 زخمی ہوئے۔ اس سے لوگوں میں مزید اشتعال پھیلا اور درعا کے چوک میں نصب بشار کے مجسمے کو گرا کر توڑا گیا۔ اس نے شامی عوام کے دلوں سے خوف نکال دیا، اور کئی دہائیوں سے شام پر قابض اسد خاندان کے ظلم کے خلاف عوام باہر نکل آئے۔

مظاہرین پر یوں اندھا دھند گولیاں چلانے اور کسی مطالبے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے سینکڑوں جوان اور فوجی باغی ہو کر آمادۂ پیکار ہو گئے، اور پہلے اپنے دفاع میں اور بعد میں سکیورٹی فورسز سے جنگ شروع ہوئی۔ احتساب کے لئے کی جانے والی لڑائی اب طاقت کے حصول میں تبدیل ہو گئی، اور کئی مسلح تنظیمیں میدان میں کود پڑیں، یہاں تک کہ اس لڑائی میں روس، ایران، ترکی، قطر سمیت کئی ممالک براہ راست ملوّث ہو گئے۔ یہیں سے شامی سفیانی کی ابتدا ہوئی اور بشار الاسد ابھر کر سامنے آ گیا۔

سفیانی دوم

وادئ یابس



عن الحارث بن عبد الله يخرُجُ رجلٌ من وَلَد إبي سفيان في الوادي اليابِسِ في راياتٍ حُمرٍ دقيقِ الساعدين والساقين طويلِ العنقِ شديدُ الصفرَةِ، به أثرُ العبادةِ. [14]

"ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص وادئ یابس سے نکلے گا، اس کے جھنڈے سُرخ ہوں گے، پتلی پنڈلیوں اور بازوؤں والا ہو گا، اُس کی گردن لمبی اور رنگ تیز زرد ہو گا، اور اُس پر عبادت کے آثار بھی ہوں گے۔"

وادئ یابس اردن کی وادی ہے، جو اسرائیلی مشرقی علاقے بیت شان (بیسان) اور اردنی صوبے اربد کے درمیان وادئ غور میں واقع ہے۔ جب اردنی شاہ عبد اللہ نے اپنا منصب سنبھالا تو اس نے یہاں کا دورہ کیا، اور یہاں کی سرسبز و شاداب وادئ کو دیکھ کر اس نے وادئ کا نام وادئ ریّان رکھ دیا۔ وادئ یابس سے

(14) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم ٨١٥)

خروج کا مطلب یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی تحریک کی ابتدا یہیں سے ہو گی نہ کہ پیدائش، جس طرح بشار الاسد کی پیدائش دمشق ہے لیکن اس کے خروج کی ابتدا درعا سے ہوئی۔

کیا عبد اللہ اردن کا بادشاہ سفیانی ہے؟

بعض علمائے کرام وادئ یابس کے سفیانی کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ اردن کے موجودہ بادشاہ "عبد اللہ ثانی" سفیانی ہے۔ ایک اثر میں اس کا نام "عبد اللہ" منقول ہے۔ **عن كعب قال اسمُ السفياني عبدُ الله.** (15)

لیکن اس پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ بشار الاسد یا جنرل سیسی وغیرہ (جن پر سفیانی کا گمان ہے) کی بہ نسبت عبد اللہ کے مسلمانوں اور بالخصوص اسلام پسندوں کے خلاف اس طرح کی سرگرمیاں نہیں ہیں، دوم یہ کہ وادئ یابس یا شام کے اس سفیانی کے بارے میں جو جسمانی علامات بتائی جاتی ہیں وہ اس میں نہیں پائی جاتیں، سوم یہ کہ سفیانی کے لفظ سے بہ ظاہر مفہوم ہوتا ہے کہ اس کا تعلق حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہو گا، جبکہ عبد اللہ ہاشمی سید ہے۔ اگر چہ پیچھے ہم نے اس کی وضاحت کی تھی کہ سفیانی کا حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہونا ضروری نہیں ہے، تاہم ظاہر الفاظ کو دیکھتے ہوئے یہ قابلِ اشکال ہے۔

نیز یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے کسی شخصیت کا خود حضرت امام مہدی کے بدترین مخالف بن کر سامنے آنا بھی محلِ نظر ہے۔ اس لیے ہماری رائے یہ ہے کہ یہ شخصیت یا تو بشار

---

(15) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم ٨١٢)

الاسد کی ہے، یا کسی اور شخصیت کو سامنے لایا جائے گا، جس میں مذکورہ صفات و خصوصیات پائی جائیں گی، اور اسے اردن کا جھنڈا (یا اس جیسا کوئی اور جھنڈا دے کر) اردن سے اٹھایا جائے گا۔

البتہ اگر مستقبل میں یہی شخص دوسری علامات کی طرح حضرت امام مہدی کے مقابلے میں آجائے تب کہا جاسکے گا کہ یہی سفیانی ہے۔ واللہ اعلم

سرخ جھنڈا

اردن کا قومی جھنڈا اگرچہ سُرخ نہیں ہے لیکن فوج کا جھنڈا سُرخ عنابی رنگ کا ہے اس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے، جو عبد اللہ ثانی نے 2015 میں اردن کی مسلح افواج کے حوالے کیا تھا، جس کے لئے خصوصی تقریب منعقد کی گئی۔ اس کا سُرخ رنگ ایثار و قربانی اور دفاع کی علامت ہے، یہ رنگ 1512 سے 1566 تک شریفِ مکہ رہنے والے محمد ابو نُمیؒ کی جانب منسوب ہے، جو عثمانی خلفا کی طرف سے شریفِ مکہ تھے۔



اس جھنڈے کے درمیان کلمہ طیبہ، توحید اور اسلام کے پیغام کی جانب اشارہ کرتا ہے، کلمے کے دائیں جانب سات کونوں والا ستارہ ہے جو سورت فاتحہ کی سات آیات پر دلالت کرتا ہے، جس کے اندر بسم اللہ ہے جو ابتدا کے بابرکت ہونے کی طرف اشارہ ہے، اور کلمے کے بائیں جانب الحمد للہ رب العالمین لکھا ہوا ہے جو حمد کے ساتھ اختتام پر دلالت کرتا ہے۔ اسلامی شعائر سے بھرپور یہ جھنڈا ہی ناواقف لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرنے کے لئے کافی ہے، آج کے دور کے سیکولر حکمران ایک طرف مغرب کو بھی خوش رکھے ہوئے ہیں، اور درحقیقت مغرب کو ہی خوش رکھنا مقصود ہے، تو دوسری طرف اپنے ملک کے

ایسے اسلام پسند عوام کی حمایت بھی حاصل کئے ہوئے ہیں جو ایسے ہی چند دکھاوے کی حرکتوں کی بنیاد پر سیکولر حکام سے کچھ خیر کی توقع رکھتے ہیں۔

لیکن اللہ کا یہ دین ہمیشہ ایسے حال میں نہیں رہے گا، اور اللہ تعالیٰ بارہا ایسے حالات لے کر آتا ہے جس میں مومن اور منافق الگ الگ صفوں میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ حضرت امام مہدی کے دور میں ایمان و نفاق کھل کر الگ کیمپوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ ایمان کے کیمپ کے قائد امام مہدی ہوں گے اور نفاق کے کیمپ کا لیڈر دجال اکبر ہو گا۔

اس روایت کی باقی صفات عبد اللہ بن حسین ثانی پر منطبق نہیں ہوتیں، بلکہ بشار الاسد میں نظر آتی ہیں، ممکن ہے راوی کو روایت میں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو اور اُس نے دو مختلف شخصیات کی صفات کو باہم خلط کر دیا ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ روایت درست ہو اور کوئی دوسری ایسی شخصیت سامنے آئے جو روایت کے الفاظ کا مصداق ہو، واللہ اعلم

ابتدائے سفیانی

عن عمار بن ياسر رضي الله عنه قال: عَلَامَةُ المهديّ إِذَا انْسَابَ عَلَيكُمُ التُّرْكُ و مَاتَ خَلِيفَتُكُمُ الذي يَجْمَعُ الأَمْوَالَ، و يُسْتَخْلَفُ بَعدَه ضَعِيفٌ فَيُخْلَعُ بَعدَ سَنَتَيْنِ مِنْ بَيْعَتِهِ وَ يُخْسَفُ بِغَرْبِي مَسْجِدِ دِمَشقَ، وَ خُرُوجُ ثَلَاثَةُ نَفرٍ بِالشَّامِ، و خُرُوجُ أَهلِ المَغْرِبِ إلى مِصْرَ، و تِلْكَ أَمَارَةُ السُّفيَانِي. (16)

”حضرت عمار بن یاسر فرماتے ہیں کہ امام مہدی کی علامت یہ ہے کہ جب ترک تم پر سیلاب کی طرح بے روکے چڑھ کر آئیں گے۔ اور تمہارے اُس بادشاہ کا انتقال ہو جائے گا جو بہت سارا مال جمع کرنے والا

---

(16) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم: ٩٦٣)

ہو گا، جو اپنے بعد ایک ایک کمزور شخص کو اپنا جانشین بنائے گا، وہ بھی دو سال کے بعد لا تعلق بنا دیا جائے گا۔ دمشق کی ایک مسجد کی مغربی جانب زمین میں دھنسا دی جائے گی، اور شام میں تین افراد نکلیں گے، اور مغرب والے مصر کی طرف نکلیں گے تو یہ سفیانی کی علامت ہو گی۔"

یہ روایت کئی اہم ترین واقعات کو جامع ہے، جن کی طرف مختصر اشارہ کافی ہو گا۔ اس میں امام مہدی کی علامت کے طور پر سات بڑے واقعات کو ذکر کیا گیا ہے:

سب سے پہلے ترکوں کا مسلمانوں پر چڑھ دوڑنا، اگر اس سے مراد روس ہو (کیونکہ وہ بھی ترک قوم کا حصہ ہیں) تو یہ واقعہ ۱۹۷۹ء میں پیش آچکا ہے، جب روس نے افغانستان پر حملہ کیا۔ یا پھر روس کا شام پر بشار الاسد کی حمایت میں حملہ مراد ہو گا، روس شام میں ۲۰۱۵ء سے موجود ہے، اور اس کے ہزاروں فوجی اس جنگ میں ابھی تک شامل ہیں۔

دوسری، تیسری اور چوتھی علامت کے طور پر ایک ایسے خلیفہ کی موت مراد ہے جو بہت زیادہ مال اکٹھا کرنے والا ہو گا، جس کے بعد ایک کمزور سا شخص حکمران بنے گا اور اسے بھی دو سال کے بعد دیوار سے لگا دیا جائے گا۔

سعودی حکمران شاہ عبد اللہ کی وفات ۲۰۱۵ء میں ہوئی، شاہ عبد اللہ سعودی تاریخ میں امیر ترین حکمران گزرے ہیں جن کی دولت کا اندازہ 21 ارب ڈالر لگایا گیا ہے، اپنے انتقال کے وقت وہ دنیا کے چوتھے امیر ترین حکمران اور آٹھویں طاقتور شخصیت مانے جاتے تھے۔ مال اکٹھا کرنے والا خلیفہ یہی ہو سکتا ہے، ان کے انتقال کے بعد شاہ سلمان نئے حکمران بنے، جو عمر اور ذہنی و جسمانی طاقت کے لحاظ سے ایک کمزور شخصیت کے مالک ہیں، اس لیے ۲۰۱۷ء میں ولی عہد "محمد بن سلمان" نے عملا انہیں اقتدار سے بے دخل کر دیا، اور مملکت کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور یوں حیران کن طور پر یہ تینوں نشانیاں

پوری ہوئیں کہ ایک حکمران کا انتقال ہوا، جس کے بعد ایک ضعیف شخص بادشاہ بن بیٹھا اور اسے بھی دو سال کے بعد کنارے لگا دیا گیا۔

باقی نشانیاں ابھی تک ظاہر نہیں ہوئیں ہیں، اگر انہیں وجود کی دنیا میں ظاہر ہونا ہے تو دنیا بہت ہی جلد یہ نشانیاں بھی ملاحظہ کرلے گی۔ یعنی دمشق کی ایک مسجد کا مغربی حصہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا، شام میں تین افراد سامنے آئیں گے، اور مصر کی جانب مغرب والے آئیں گے۔ شاید یہی سفیانی کے ظاہر ہونے کی قریبی نشانی ہو۔ واللہ اعلم

سفیانی کے بارے میں الفتن کی ایک روایت میں ہے کہ مہدی اور سفیانی کا خروج ایک دوسرے کے اتنا قریب ہوگا جیسے گھڑ دوڑ کے مقابلے میں تھوڑے سے فرق کے ساتھ آگے پیچھے آنے والے دو گھوڑے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: يخرُجُ السفيانيُّ والمَهدِيُّ كَفَرَسَيْ رِهَانٍ. [17]

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ امام مہدی کے ساتھ سفیانی کے ظہور کا مطلب یہ نہیں ہے کہ امام مہدی کی بیعت کے وقت سفیانی بھی ظاہر ہو جائے گا، سفیانی تو اس سے پہلے ہی ظاہر ہو چکا ہوگا، اور امام کی بیعت کے بعد اس کا جلد ہی خاتمہ ہو جائے گا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ امام مہدی اپنے ظہور سے پہلے مکہ میں پناہ لیے ہوئے ہوں گے، اور اسی وقت سفیانی بھی شام میں موجود ہوگا، ایک روایت جو آگے آرہی ہے اس میں العائذ بمكة کے الفاظ امام مہدی ہی کے بارے میں منقول ہیں، کیونکہ اس وقت تک آپ کی بیعت نہیں ہوئی ہوگی اس لیے آپ کو امام کی بجائے العائذ بمكة کے الفاظ کے

(17) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن ٩٥٣)

ساتھ ذکر کیا گیا۔ یہی وہ وقت ہو گا جب امام کا تذکرہ لوگوں میں عام ہو جائے گا اور سفیانی بھی سامنے آجائے گا۔ جنگ اگرچہ بعد میں ہو گی۔

عن أرطاةِ بن المُنذر قال يخرُجُ المُشَوَّهُ الملعونُ من عندِ المندرون شرقيّ بيسان على جملٍ أحمر و عليه تاجٌ يهزِمُ الجماعةَ مرّتين ثمَّ يهلك، و هو يقتُلُ الحُرِّيَّةَ و يَسبِي الذُّرِيَّةَ و يبقُرُ بُطونَ النِسَاءِ. (18)

"بد شکل ملعون مندرون سے نکلے گا جو بیسان کے مشرق میں ہے، سُرخ رنگ کے اونٹ پر ہو گا، اُس نے تاج پہنا ہوا ہو گا، وہ (مخالف) جماعت کو دو بار شکست دے گا۔ اس کے بعد وہ ہلاک ہو جائے گا۔ وہ حریت کو قتل کرے گا، اور بچوں کو قتل کرے گا، اور عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا۔"

ممکن ہے کہ اس سے مراد وادیٔ یابس ہی ہو جہاں سے سفیانی سامنے آئے گا، (کیونکہ وادیٔ یابس بھی بیسان کے مشرق میں ہے) سُرخ جھنڈا اس کا نشان ہے، اسی لئے سُرخ رنگ کے اونٹ پر (جس سے حقیقی اونٹ یا کوئی جدید عسکری سواری دونوں مراد ہو سکتے ہیں) سوار ہو کر آئے گا۔

البتہ کون سی جماعت کو وہ دو مرتبہ شکست سے دوچار کرتا ہے یہ ابھی تک واضح نہیں ہے، جس کے بعد اس کی ہلاکت ہو گی۔ يقتُلُ الحُرِّيةَ کی علامت بشار الاسد میں زیادہ واضح نظر آتی ہے، وہ اپنے خلاف ہونے والی بغاوت کا قاتل ہے اس کا نام ہی ثورة الحرية والكرامة ہے جو اس سے آزادی کے مطالبے پر قائم ہے۔

---

(18) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم: ٨٥٩)

سفیانی کہاں کہاں قابض ہوگا؟

عالم کفر سفیانی کو سامنے لائے گا۔ اور میڈیا کے ذریعے اس کا ایسا ہوّا کھڑا کرے گا کہ اس کا مقابلہ کرنے والے ذہنی طور پر شکست خوردہ ہوں گے۔ فلسطین جہاں یہودی قابض ہیں، اور عالمِ عیسائیت جس کی رگِ جان یہودیوں کے پنجے میں ہے، وہ کبھی یہ برداشت نہیں کرسکتے کہ فلسطین کے اطراف میں کوئی اسلام پسند حکومت (چاہے جمہوری ہو) قائم ہو جائے۔ اسلامی عسکری قوت کا پھل پھولنا وہ کیسے برداشت کرسکتے ہیں؟ اس لئے سفیانی اُن کے لئے ایک مہرہ ہوگا جس کے ذریعے وہ یہاں کی دینی قوتوں کو کمزور بلکہ ختم کرائیں گے۔

مغربی دنیا کے سامنے 2011ء کے عرب بہار کی ناکامی کے بعد اسلام پسند جہادی جماعتوں کے برسرِ اقتدار آنے کا خطرہ کافی حد تک کم ہو چکا ہے، اس کے بعد حضرت امام مہدی ہی ایسی شخصیت ہیں جو ان سب کے لئے واحد خطرہ بن سکتے ہیں، اور حجاز سے نکل کر بیت المقدس کو اپنا دارالخلافہ بنائیں گے، اس کے لئے عالمِ عرب میں "سفیانیوں" کی تعمیر پر کام جاری ہے۔ بشار الاسد اور جنرل سیسی کے لئے مغرب کی جانب سے کھلم کھلا یا خفیہ تعاون ایسے ہی خطرات کے سدّباب کے لئے تھا۔ اگر اردنی بادشاہ عبد اللہ کو ممکنہ سفیانی مانا جائے تو عنقریب مغرب اسے ایک عظیم شخصیت بنا کر پیش کر سکتا ہے، تاکہ فلسطین (جہاں مسجد اقصیٰ کی تولیت اس کی ذمہ داری ہے) سے لے کر مسجدِ حرام (جہاں شریف حسین مکہ حاکم رہا ہے) تک کا سارا خطہ اس کی نگرانی میں دیا جائے اور دوسرے مقامی آمروں کو ساتھ ملا کر حضرت امام مہدی کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کیا جائے۔

يخرُجُ في سبعةِ نفَرٍ، مع رجلٍ منهم لِواءٌ معقودٌ، يعرِفونَ في لِوائه النَّصرَ، يسيرُ بينَ يدَيه على ثلاثين ميلا، لا يرىٰ ذلك العَلَمَ أحدٌ يرِيده إلا انهَزَمَ. (19)

"سات افراد کے بیچ خروج کرے گا۔ اُن میں ایک کے ساتھ باندھا ہوا جھنڈا بھی ہو گا، لوگ اس کے جھنڈے کو غلبے کی نشانی سمجھیں گے، وہ اس سے تیس میل آگے چلے گا۔ کوئی بھی جو اس کا مقابلہ کرنا چاہے گا وہ اس جھنڈے کو دیکھتے ہی شکست کھائے گا۔"

سفیانی دمشق میں

اردن سے نکل کر اسے دمشق پر کنٹرول کے لئے راستہ فراہم کیا جائے گا، ایسے میں یقیناً اس کا مقابلہ شام پر قابض حکمران کے ساتھ ہو گا، جیسا کہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے:

يخرُجُ السُّفيانِيُّ من الوادي اليابسِ يخرُجُ إليه صاحبُ دِمشقَ لِيُقاتِلَه، فَإِذَا نظَرَ إلى رايته انهزَمَ. (20)

"سفیانی وادئ یابس سے سامنے آئے گا، دمشق والا (حکمران) مقابلے میں نکلے گا لیکن اسے دیکھتے ہی وہ شکست کھا جائے گا۔"

الفتن ہی کی ایک روایت میں ایک قول موجود ہے کہ دمشق کا والی "بنو عباس" کا حامی ہو گا۔

قَالَ عبدُ القُدّوسِ: وَالِي دِمَشق والٍ لبني العبّاسِ يومئذٍ. (21)

---

(19) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم :٨١٨)

(20) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم: ٨١٩)

(21) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم ٨١٣)

اور ایک روایت سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسے قتل بھی کیا جائے گا:

يُحصَرُ بدمشق رجلٌ، فيُقتَلُ و مَن مَعَه.

سفیانی دمشق کے بعد شام کے باقی حصوں پر بھی قابض ہو جائے گا۔ حضرت محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے ہیں کہ سفیانی اردن سے نکل کر شام کے اکثر حصوں کا مالک بن جائے گا۔

و عن أبي جعفر عليه السلام قال: إِذَا استَولَى السُّفيَانِيُّ على الكُوَرِ الخَمْس فَعُدُّوا له تِسعَةَ أشهرٍ، يعني ثُمَّ يَظهَرُ المَهدِيُّ عليه السلام و زعم هشام أنَّ الكُوَرَ الخمسَ: دِمَشق و فِلَسطِين و الأردن و حمص و حلب. [22]

"جب سفیانی پانچ شہروں (دمشق، فلسطین، اردن، حمص اور حلب) کا مالک بن جائے گا تو اس کے خاتمے کے لیے نو مہینے گن کر رکھو، یعنی تب امام مہدی کا ظہور ہو گا۔"

دمشق، حمص اور حلب سوریا (شام) کے صوبے ہیں۔ اردن جہاں کی وادئ یابس سے اس کے خروج کی ابتدا ہو گی، اور فلسطین سے مراد ممکنہ طور پر فلسطین کا وہ حصہ ہے جو غربِ اردن کے نام سے معروف ہے۔ یا گولان کی پہاڑیاں ہیں، ان دونوں جگہوں پر عرب اسرائیل جنگ میں اسرائیل نے ۱۹۶۷ء میں قبضہ کیا تھا، اور آج تک یہ اسرائیل کے پاس ہیں، ممکن ہے کہ "سفیانی" کو سامنے لانے کے لئے اسے کچھ علاقے دیے جائیں اور وہ ایک قوی مدّمقابل کے طور پر ظاہر ہو۔

شام

عن ذي قرنات قال: يَخْتَلِفُ الناسُ في صفر و يَفتَرِقُونَ على أربعة نفر، رجل بمكة العائذ، و رجلين بالشام: أحدهما السفياني والآخر من وَلَدِ الحَكَمِ أَزْرَقُ أَصهَبُ و رجل من

(22) (عقد الدرر في أخبار المهدي المنتظر)

أهل مِصر جبَّارٌ، فذلك أربعة، فيَغْضَبُ رجل من كندة فيخرُجُ إلى الذين بالشام، فيأتي الجيشُ إلى مصر فيقتل ذلك الجبار و يَفِتُّ مصر فتَّ البعرة، ثم يُبعَثُ إلى الذي بمكة. [23]

ترجمہ: لوگ صفر کے مہینے میں اختلاف کریں گے، اور چار شخصیات پر جدا ہو جائیں گے۔ ایک شخص مکہ میں پناہ لینے والے ہوں گے، اور دو شام میں ہوں گے جن میں ایک سفیانی ہو گا اور دوسرا الحَکَم کی اولاد میں سے نیلی آنکھوں والا گورے رنگ کا شخص ہو گا۔ اور ایک مصر کا جابر شخص ہو گا۔ یہ کل چار ہوئے۔ پھر قبیلۂ کِندہ کا ایک شخص غضبناک ہو کر شام میں موجود لوگوں کے خلاف خروج کرے گا، تو اس کے خلاف ایک لشکر مصر جا کر اس جابر شخص کو قتل کر دے گا، اور مصر مینگنی کی طرح چورا ہو جائے گا اس کے بعد اُس شخص کو لایا جائے گا جو مکہ میں ہو گا۔

اس روایت میں تین افراد کا ذکر ہے: پہلا شخص وہ ہے جو معروف سفیانی ہے۔ دوسرا شخص حکم کی اولاد میں سے ہو گا یہ بشار الاسد ہو سکتا ہے، اگرچہ اس کا "حکم بن ابی العاص" کی اولاد میں سے ہونا یقینی نہیں ہے لیکن دوسری روایات کو ملا کر اس کی مزید دو صفات جو بیان کی گئی ہیں، وہ دونوں اس میں موجود ہیں: ایک اس کا گورا ہونا اور دوسرا نیلی آنکھوں والا ہونا۔ تیسرا مصر کا جابر حکمران جسے دوسری روایات میں قصیر یعنی "ٹھگنا" بھی کہا گیا ہے، اور جو ممکنہ طور پر مصری آمر عبد الفتاح السیسی ہے، (اس کی مزید تفصیل "مصر کا سفیانی" کے عنوان سے آ رہی ہے۔)

اس دوران قبیلہ کِندہ کا ایک شخص غضبناک ہو کر شام آئے گا، اور ایک فوج مصر آئے گی، اس فوج کا ذکر اس روایت میں نہیں ہے کہ یہ کہاں کی فوج ہو گی لیکن "الفتن" کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے

---

(23) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن ٨٤٩)

کہ یہ فوج ”اردن سے نکلنے والے سفیانی“ کی ہو گی ہے۔ جو اس جابر کو قتل کر دے گی، پھر مصر مینگنی کی طوح چورا چورا ہو گا۔

قرقیسیا کی جنگ یا فرات کا خزانہ

قرقیسیا ایک رومی شہر تھا، شامی صوبے ”دیر الزور“ کا موجودہ قصبہ ”البصیرہ“ قرقیسیا کے مقام سے مشابہت رکھتا ہے، جو دریائے فرات، اور دریائے خابور کے سنگم پر تقریبا 43 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ سفیانی سے متعلق مروی روایات میں اس مقام پر ایک ایسی عظیم جنگ کا تذکرہ ملتا ہے، جس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی، سفیانی شام میں غلبہ پانے کے بعد عراق کی طرف متوجہ ہو گا، اور راستے میں اس مقام پر ایک خونریز معرکہ ہو گا۔

عن علَيٍّ رضي الله عنه قال: يَظْهَرُ السُّفْيَانِيُّ على الشام، ثُمَّ يَكُونُ بينهم وَقعَةٌ بِقَرقِيسِيا حَتّىٰ يَشبَعَ طَيرُ السمَاءِ و سِباعُ الأرضِ مِنْ جِيَفِهم، ثُمَّ يُفتَقُ عليهم فتقٌ مِنْ خَلْفِهِمْ، فَيُقبِلُ طائِفَةٌ مِنْهُم يَدخُلُوا أَرضَ خُرَاسَانَ، و تُقبِلُ خيلُ السُّفْيَانِيُّ فِيْ طَلَبِ أهلِ خُراسَانَ فَيَقْتُلُونَ شِيْعَةَ آل محمد بِالكوفةِ ثُمَّ يخرُجُ أهل خراسانَ في طلب المهديِّ. [24]

”سفیانی شام پر غلبہ پالے گا، پھر ان کے درمیان قرقیسیا میں جنگ ہو گی یہاں تک کہ آسمان کے پرندے اور زمین کے درندے ان کی لاشوں کے گوشت سے سیر ہو جائیں گے، پھر پیچھے سے کوئی ان میں دراڑ ڈالے گا، تو ان کا ایک گروہ خراسان میں داخل ہو جائے گا، اور سفیانی کا لشکر خراسان والوں کی تلاش میں جائے گا اور کوفہ میں آل محمد

(24) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم: ٨٨١)

(ﷺ) کے اعوان وانصار کو قتل کرے گا۔ اس کے بعد خراسان والے امام مہدی کی تلاش میں نکل جائیں گے۔"

شام کے بعد جب سفیانی اپنی اگلی منزل کی جانب عراق جائے گا تو راستے میں دریائے فرات میں پانی کے خشک ہو جانے کی وجہ سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہو جائے گا۔ اس کا ذکر مستند احادیث میں موجود ہے۔ سونے کے اس خزانے سے کچھ بھی نہ لینے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس خزانے پر بہت بڑا قتل عام ہو گا اور اور ۹۹٪ لوگ اس میں ہلاک ہو جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو. (25)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک فرات کا پانی سونے کے ایک پہاڑ سے ہٹ نہ جائے۔ لوگ اس پر لڑیں گے، اور سو میں سے ننانوے افراد قتل ہو جائیں گے۔ ان میں سے ہر شخص کہے گا شاید میں ہی نجات پا جاؤں۔

سفیانی عراق میں

اس کے بعد یہ کوفہ (عراق) پر بھی قابض ہو گا، امام ابو جعفر محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

فيظهَرُ السفيانِيُّ على المروانيين فيَقتُلُهم، ثُمَّ يتبع بني مروانَ فيَقتُلُهم، ثُمَّ يُقبِلُ على أهل المشرق و بني العباس حتى يدخُلَ الكوفةَ. (26)

---

(25) (مسلم ٢٨٩٤)

(26) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم: ٨٣٨)

ترجمہ: پھر سفیانی مروانیوں پر غالب آکر انہیں قتل کر دے گا، پھر باقی مروانیوں کے پیچھے ہو کر انہیں قتل کرے گا۔ اس کے بعد سفیانی مشرق، اور بنو عباس کی طرف متوجہ ہو گا، یہاں تک کہ وہ کوفہ میں داخل ہو جائے گا۔

یعنی سفیانی شام میں مروانیوں کو قتل کرنے کے بعد لڑائی کے لیے کوفہ (عراق) کی طرف متوجہ ہو گا۔ "مروانیوں" سے مراد بہ ظاہر دمشق کا سفیانی ہے جسے دوسری روایت میں "حَکَم کی اولاد" کے نام سے ذکر کیا گیا ہے، اور مروان، حَکَم کا بیٹا تھا۔

مصر کی طرح کوفہ بھی ویران ہو جائے گا، اور یہ سفیانی کے دور میں ہو گا، نعیم بن حمادؒ نے اس روایت کو سفیانی کے کوفہ کے دخول کے ذیل میں ذکر کیا ہے، جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ حالات الملحمۃ الکبریٰ کے قریب ہی ہوں گے، اور الملحمۃ نامی بڑی جنگ وہی ہو گی جو حضرت امام مہدی کی قیادت میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان لڑی جائے گی، جیسا کہ اس آنے والی روایت میں ذکر ہے۔

عن كعب قال: الكوفَةُ آمِنَةٌ مِنَ الخَرَابِ حَتّىٰ تَخْربَ مِصْرُ، قال الحَكَمُ فيي حديثه عن صفوان قال: حَدَّثَنِي من سمع كعبًا يقول: تُعرَكُ الكُوفَةُ عركَ الأَدِيمِ، ثُمَّ المَلحَمَةُ العُظْمىٰ بعدَ الكُوفَةِ. [27]

"جب تک مصر ویران نہ ہو جائے کوفہ (عراق) ویرانی سے محفوظ رہے گا۔ اور ایک دوسرے قول میں فرمایا: کوفہ (عراق) چمڑے کی طرح رگڑا جائے گا، اس کے بعد الملحمۃ العظمیٰ (یعنی بڑی جنگ) ہو گی۔"

---

(27) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم ٨٩٢)

شعیب بن صالح بمقابلہ سفیانی

کوفہ میں سفیانی کے داخل ہونے کا ایک باعث سیاہ جھنڈے ہوں گے، سیاہ جھنڈے بنو عباس کے دور میں پہلی مرتبہ خراسان میں ظاہر ہو چکے ہیں، اس کے بعد موجودہ دور میں روس کے خلاف افغان جہاد کے دوران ظاہر ہوئے، الفتن کی کئی روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خراسان میں کالے جھنڈے امام کے ظہور سے پہلے ایک بار پھر سرگرم ہو جائیں گے۔ ان کی سفیانی کے ساتھ لڑائیاں ہوں گی۔

عن محمد بن الحنفية قالَ: تَخْرُجُ رايَةٌ سَودَاءُ لِبَنِي العَبَّاسِ ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ أُخْرىٰ سَودَاءُ، قَلَانِسُهُمْ سُودٌ و ثِيَابُهم بِيضٌ، على مُقَدِّمَتِهم رَجُلٌ يُقَالُ له: شُعَيبُ بنُ صالِحٍ أو صَالِحُ بنُ شُعَيبٍ مِنْ تَمِيمٍ، يَهزِمُونَ أَصْحَابَ السُّفيَانِيِّ حَتّى يَنْزِلَ بَيتَ المَقدِسِ يُوطِّئُ للمَهدِيِّ سُلطَانَه، و يُمِدُّ إِلَيه ثلثمائة مِنَ الشَّامِ، يَكُونُ بَيْنَ خُرُوجِه و بَيْنَ أَن يسلمَ الأمرُ للمهدي اثنانِ و سبعونَ شهرًا. [28]

ترجمہ: بنو عباس کے کالے جھنڈے نکلیں گے (جیسا کہ بنو امیہ کے دور میں نکلے تھے اور اس کے نتیجے میں بنو عباس اقتدار میں آ گئے تھے) پھر خراسان دوسرے کالے جھنڈے نکلیں گے، ان کی ٹوپیاں سیاہ اور کپڑے سفید ہوں گے، ان کے مقدمہ پر جو شخص ہو گا اسے شعیب بن صالح یا صالح بن شعیب کہا جائے گا، جو بنو تمیم سے ہو گا۔ یہ لوگ سفیانی کے ساتھیوں کو شکست دیں گے یہاں تک کہ شعیب بیت المقدس تک جا پہنچے گا، وہاں پر امام مہدی کے لیے راستہ ہموار کرے گا، اور شام سے اس کی مدد تین سو افراد کریں گے، اس کے خروج اور امام مہدی کو اختیار حوالہ کرنے کے درمیان 72 مہینوں کا فاصلہ ہو گا۔

سفیانی جب اپنی افواج خراسان اور فارس کے علاقوں میں پھیلائے گا تو اس کے مقابلے میں مشرق والے بھی متفق ہو کر نکل پڑیں گے۔ ایسے میں مشرقی خطوں میں اس کے خلاف مسلح تحریک اٹھ کھڑی

(28) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم: ٨٩٤)

ہو گی، اور مختلف جگہوں پر ان کے درمیان لڑائی ہو گی، بہ ظاہر اس وقت تک ان کا کوئی متفقہ قائد نہیں ہو گا، اس وقت سفیانی کا مقابلہ کرنے کے لیے دو شخصیات سامنے آجائیں گی، ایک ہاشمی ہو گا، وہ جن مسلح افراد کو منظم کرے گا اُن کا قائد بنو تمیم کا ایک نوجوان ہو گا، جس کا نام "شعیب بن صالح" بتایا گیا ہے۔ (واضح رہے کہ بشرط صحت یہ ہاشمی شخص امام مہدی کے علاوہ کوئی دوسرے شخص ہوں گے، کیونکہ سفیانی کے ساتھ امام مہدی کی جنگ ظہور کے بعد ہو گی جس میں سفیانی کو شکست ہو گی۔) [29]

شعیب بن صالح نام کی یہ شخصیت بنو تمیم قبیلے سے ہو گی اور یہ کوسج (کھوسہ) ہوں گے یعنی ان کی داڑھی چھدری ہو گی، جو نوعمر ہوں گے اور ان کی رنگت پیلی ہو گی۔ شعیب بن صالح "رے" کے علاقے سے نکلیں گے جو شمالی ایران میں تہران کے نواح میں قدیم شہر ہے۔

يخرُجُ بالريِّ رجُلٌ ربعة أسمر، مولى لبني تميم كوسج، يقالُ له: شعيب بن صالح. [30]

"رے میں ایک شخص نکلیں گے جو درمیانے قد کے، گندم گوں رنگ والے، اور بنو تمیم کے مولی (غلام) ہوں گے، کھوسج یا چھدری داڑھی والے ہوں گے، ان کا نام شعیب بن صالح ہو گا۔"

---

(29) يَبعَثُ السُّفيَانِيُّ خَيلَه و جُنودَه، فَيَبلُغُ عامَّةَ الشرقِ مِنْ أَرضِ خُرَاسَانَ و أَرضِ فَارِسَ، فَيَثُورُ بِهِمْ أَهلُ المَشرِقِ فَيُقَاتِلُونَهُمْ و يَكُونُ بَينَهُم وَقعَاتٌ فِي غَيرِ مَوضعٍ. فإِذَا طَالَ عليهم قِتَالُهم إيّاه بَايَعوا رَجُلا من بني هاشم و هو يومئذٍ في آخر الشرق، فيخرُجُ بأهل خراسان على مقدمته رجلٌ من بني تميم مولًى لهم، أصفرُ، قليلُ اللحيةِ، يخرُجُ إليه في خمسة آلاف، إِذَا بَلَغَه خروجُه فيُبَايِعه، فَيُصَيِّرُه على مقدمته، لو استقبَلَه الجبال الرّوَاسِي لَهَدَّهَا، فَيَلْتَقِي هو و خَيْلُ السُّفيَانِيّ فيَهزِمُهم و يقتل منهم مقتلة عظيمة (و لايزال يهزمهم من بلدة إلى بلدة حتى يهزمهم إلى العراق ثم يكون بينهم و بين خيل السفياني) ثم تكون الغلبة للسفياني، و يهرب الهاشمي و يخرج شعيب بن صالح مختفيا إلى بيت المقدس، يوطِّئُ للمهدي منزله، إذا بلغه خروجه إلى الشام. (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم ٩١٥)

(30) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم: ٨٩٧)

سفیانی کی جنگ، فتنے کی جنگ

یہ سفیانی کی فوج کو شکست بھی دیں گے لیکن غلبہ آخر کار سفیانی کو ہی ملے گا، اس کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ سفیانی کے ساتھ معرکہ حق و باطل کا نہیں رہے گا، کیونکہ سفیانی کا ظاہر خیر کی صورت لیے ہوئے ہوگا اور اس کے اندرون میں شر ہوگا یوں یہ ایک فتنہ بن جائے گا جس سے ایک طرف ہو جانا زیادہ بہتر نظر آئے گا۔ کئی جنگوں کے بعد شاید انہیں اندازہ ہو جائے گا کہ اس کو شکست دینا ممکن نہیں ہے، اور اس فتنے کا خاتمہ حضرت امام مہدی کے ظہور سے ہی ممکن ہے، یوں یہ دونوں شخصیات (ہاشمی اور شعیب) منظر سے غائب ہو جائیں گے، ہاشمی شخص تو مکہ چلے جائیں گے اور امام مہدی کے ساتھی بنیں گے، جیسا کہ الفتن کی ایک روایت میں ہے۔

إنَّه لا يمُوتُ و لكنه بعدَ الهَزِيمَةِ يَخْرُجُ إلى مكةَ، فَإِذَا ظَهَرَ المَهدِيُّ خَرَجَ مَعَه.[31]

”ان کا انتقال نہیں ہوگا بلکہ وہ شکست کے بعد مکہ کی طرف نکل جائیں گے، اور جب امام مہدی کا ظہور ہو جائے گا تو وہ بھی ان کے ساتھ نکلیں گے۔“

سفیانی کے ساتھ لڑائیوں کے بعد شعیب بن صالح بیت المقدس جاکر امام مہدی کا انتظار کریں گے۔ اور بہ ظاہر امام مہدی کے بیت المقدس پہنچنے کے بعد یہ مجاہدین کے ایک دستے کے امیر بن جائیں گے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

المهديُّ علىٰ لِوَائِه شُعَيبٌ.[32]

---

(31) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم ٩١٧)

(32)(رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم: ٨٩٩)

یعنی امام مہدی کے (ایک) جھنڈے پر شعیب متعین ہو گا۔ اور شاید آنے والی اس روایت میں نو عمر جوان اور دوسری صفات سے شعیب بن صالح ہی مراد ہیں۔ واللہ اعلم

عن سفيان الكلبي قال: يخْرُجُ على لِوَاءِ المَهْدِيِّ غلَامٌ، حَدِيثُ السِّنِّ، خَفِيفُ اللِّحْيَةِ، أَصْفَرُ، و لم يذكُرِ الوليدُ أصفر، لو قاتَلَ الجِبَالَ لَهَزَّهَا، و قال الوليدُ لَهَدَّهَا، حتى يَنْزِلَ إيلِيَاءَ. (33)

امام مہدی کے ایک جھنڈے (دستے) پر ایک لڑکا امیر ہو گا، جو نو عمر ہو گا، جس کی داڑھی کم ہو گی، زرد رنگ کا ہو گا، (ولید نے زرد رنگ کا ذکر نہیں کیا)، اگر پہاڑوں سے بھی لڑے تو انہیں ہلا کر رکھ دے گا (یا گرا کر رکھ دے گا) یہاں تک کہ ایلیاء یعنی بیت المقدس میں جا کر اترے۔

ایرانی طاقت کہاں ہوگی؟

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خراسان (جس کا ایک بڑا حصہ ایران میں واقع ہے) تک سفیانی کا پہنچ جانا اور اس کے مقابلے کے لیے ہاشمی اور شعیب بن صالح کے نام سے دوسری شخصیات کا نکلنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس خطے میں ایرن سمیت کوئی منظم اور مضبوط حکومت نہیں ہو گی، ورنہ سفیانی آسانی سے ادھر کا رخ نہ کرتا۔

ممکنہ طور پر اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ امریکہ کے ساتھ جنگ میں ایرانی طاقت سقوط کر جائے گی، اور اس خطے میں بد نظمی اور انتشار کا فائدہ اٹھا کر سفیانی اپنے لیے راستہ ہموار کرے گا۔ جس کے بعد یہ جنگ شیعہ و سنی مسلک کی لڑائی بن جائے گی اور یوں یہ ایک فتنہ کی شکل اختیار کرے گی جو جلد ہی

---

(33) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم ٩٠٢)

عربوں بالخصوص خلیجی ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ان جنگوں کے بعد لوگ مہدی کا انتظار کریں گے۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے:

عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: إِذَا خرجَتْ خيلُ السفياني إلى الكوفة بعث في طلب أهل خراسان و يخرج أهل خراسان في طلب المهدي، فيلتقي هو والهاشمي برايات سود على مقدمته شعيب بن صالح، فيلتقي هو و أصحاب السفياني بباب إصطخر فتكون بينهم ملحمة عظيمة، فتظهر الرايات السود و تهرب خيل السفياني فعند ذلك يتمنى الناس المهدي. [34]

"جب سفیانی کی فوج کوفہ کی جانب نکلے گی تو خراسان والوں کی تلاش میں ہوگی، اور خراسان والے مہدی کی تلاش میں ہوں گے۔ یہ فوج، ہاشمی اور سیاہ جھنڈوں کے ساتھ لڑے گی، جن کے مقدمہ پر شعیب بن صالح متعین ہوں گے۔ ان کے درمیان اصطخر کے دروازے پر خوفناک لڑائی ہوگی، جس کے نتیجے میں سیاہ جھنڈوں والے غالب آجائیں گے اور سفیانی کی فوج بھاگ جائے گی، تب لوگ امام مہدی کی تمنا کریں گے"

و يَخْرُجُ أهلُ خُراسانَ في طلبِ المهديّ فَيدعُونَ لَه و يَنْصُرُونَه. [35]

"خراسان والے امام مہدی کی تلاش میں نکلیں گے، ان کے لیے دعائیں کریں گے اور ان کی نصرت کریں گے"

سفیانی کی طرف سے عراق میں لڑائی کی کمان "نمر" یا قمر بن عباد نامی ایک شخص سنبھالے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سفیانی کی افواج عراق میں خوب

(34) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم: ٩١٢)

(35) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن ٨٨٢)

تباہی پھیلائیں گی، اس دوران عراق چمڑے کی طرح رگڑا جائے گا۔ عراق میں تباہی پھیلانے کے بعد سفیانی اپنی افواج کو حجاز کی طرف رخ کرنے کا حکم دے گا۔[36]

حجاز، شیعہ و سنی اور عرب و فارس کی لڑائی کا مرکز

کوفہ سے حجاز کی جانب جانے کی وجوہات میں سے ایک وجہ خلیجی ممالک کا اس جنگ میں ایران کے خلاف فریق بننا بھی ہو سکتا ہے، اگر ایران و امریکہ کی جنگ چھڑ جاتی ہے تو ظاہر ہے کہ امریکہ کی جانب سے حملے خلیجی ممالک میں موجود امریکی اڈوں سے ہوں گے۔ جس کے جواب میں یقیناً ایران، خلیج پر چڑھائی کرے گا۔ یہاں پر کئی عوامل اس جنگ کی آگ کو بھڑکانے کے لیے کافی ہوں گے۔

دونوں جانب قوم پرستی کا وہ ناسور ہو گا جو جلد آگ پکڑنے کے لیے مشہور ہے، فارس و عرب دونوں کو استعمال کر کے اس سے فائدہ مغرب والے اٹھائیں گے، لیکن (جیسا کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے) اس کا سب سے زیادہ نقصان سرمایہ داروں، اور مخلص ایمان والوں اور بالعموم سب مسلمانوں کو ہو گا۔ جس اسلام نے قوم پرستی کی جڑ کاٹ کر ان دونوں قوموں کو یک جان کر دیا تھا اب ایک بار پھر

---

(36): قال عليُّ بن أبي طالب رضي الله عنه: يبعَثُ السفياني على جيش العراق رجلا من بني حارثة له غديرتان، يُقَال له نمر أو قمر بن عباد، رجلا جسيما على مقدمته رجلا من قومه، قصيرٌ أصلعُ عريضُ المنكبين، فيُقاتِله مَن بالشام من أهل المشرق، و في موضع يُقَال له: البنية، و أهل حمص في حرب المشرق و أنصارهم، و بها يومئذ منهم جندٌ عظيم، يقَاتِلهم فيما يلي دمشق، كل ذلك يهزمهم، ثم ينحاز من دمشق و حمص مع السفياني و يلتقون و أهل المشرق في موضع يقال له: اليدين، مما يلي شرق حمص، فيقتل بها نيف و سبعون ألفا؛ ثلاثة أرباعهم من أهل المشرق، ثم تكون الدبرة عليهم، و يسير الجيش الذي بُعِثَ إلى المشرق حتى ينزلوا الكوفة، فكم من دم مهراق و بطن مبقور ووليد مقتول و مال منهوب و دم مستحل، ثم يكتب إليه السفياني: أن يسير إلى الحجاز بعدَ أن يعركها عركَ الأديم. (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم: ٨٧٨)

آمنے سامنے ہوں گی۔ قدیم دشمنی کا خمار نکالنے کا موقع اب ملے گا جسے ایک دوسرے کے خلاف خوب استعمال کریں گے۔ دوسرا بڑا عامل شیعیت و سنیت کے درمیان کی وہ خلیج ہو گی جو صدیوں سے اس امت میں بدترین اختلاف کی صورت میں موجود ہے۔ تیسرا بڑا عامل امریکی و مغربی سازشوں کی صورت میں ظاہر ہو گا جو عربوں اور فارس (ایران) کے ایک جیسے دشمن ہیں اور چاہیں گے کہ یہ دونوں لڑیں کیونکہ ان کی باہمی لڑائی مغرب ہی کی مصلحت میں ہے۔

شیعیت و سنیت کی اس لڑائی کی طرف اشارہ ایک روایت میں ملتا ہے کہ سفیانی کے ساتھ لڑائی مدینہ کے بقیع قبرستان تک پہنچ جائے گی، اور یہاں خوفناک جنگ ہو گی۔ بقیع کے قبرستان پر سب سے بڑا تنازعہ یہ ہے کہ یہاں پر آل سعود کے کنٹرول سے پہلے اہلِ بیت کے قبور پر مزارات تھے جنہیں آل سعود نے منہدم کر دیا تھا۔ اس کی وجہ سے ہر سال 8 شوال کو "یومِ انہدام جنت البقیع" کا دن منایا جاتا ہے، اور یوں اس واقعے کو ذہنوں میں تازہ رکھا جاتا ہے، بہ ظاہر ایسے ہی موقع پر جب شیعہ بقیع کے قبرستان تک پہنچ جائیں گے، تو ایسے وقت یہ خطرہ ہو گا کہ کہیں پر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی قبروں کی بے حرمتی نہ کی جائے اس لیے اس لڑائی میں شیعہ و سنی عنصر غالب ہو گا۔ دوسری طرف سفیانی ہو گا جو ازواج مطہرات اور صحابہ کرام کی قبروں کا محافظ بن کر سامنے آئے گا۔ شیعیت و سنیت کا اختلاف اپنی انتہا پر ہو گا اور اس کا مرکز رسول اللہ ﷺ کا شہر "مدینہ طیبہ" ہو گا۔

فهُوَ الَّذِيْ يَفْعَلُ بِالنَّاسِ الأَفَاعِيْلَ و يَظْهَرُ أَمْرُه و هُوَ السُّفْيَانِيُّ، ثُمَّ تَجْتَمِعُ العَرَبُ عليه بِأَرْضِ الشَّامِ، فَيَكُونُ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ حتى يَتَحوَّلَ القِتَالُ إلى المَدِينَةِ فَتَكُونُ المَلْحَمَةُ بِبَقِيْعِ الغَرْقَدِ. [37]

---

(37) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن ٨٥٧)

"سفیانی لوگوں کے ساتھ بڑے ظلم والی حرکتیں کرے گا، اور غالب آجائے گا، اس کے خلاف عرب شام میں اکٹھے ہو جائیں گے، ان کے درمیان لڑائی ہو گی یہاں تک کہ اس لڑائی کا رخ مدینہ کی طرف پھر جائے گا اور بقیع غرقد میں عظیم جنگ ہو گی۔"

اس کا بھی امکان ہے کہ اس روایت میں موجود سفیانی "بشار الاسد" ہو، کیونکہ اس کے ساتھ عربوں (عرب تنظیموں) کی لڑائی ہوئی ہے، اور یہی شخص اس وقت شامی خطے میں شیعیت کا نمائندہ ہے جو آگے بڑھ کر مشرق اور پھر حجاز کا رخ کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم

کالے جھنڈوں کی حجاز آمد

کالے جھنڈوں کے بارے میں منقول مختلف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کئی قسم کے ہوں گے: ان میں ایک حق پر قائم اور امام مہدی کے لیے تمہید کا کام کریں گے، دوسری قسم کے کالے جھنڈے "فتنہ زدہ" ہوں گے جن کی نہ حمایت کا حکم ہے اور نہ مخالفت کا۔ ایک تیسری قسم بھی ہو گی، ان جھنڈوں کی مذمت کی گئی ہے اور یہ عظیم فتنے کا باعث ہوں گے۔ ان کا تذکرہ بھی مختلف احادیث و روایات میں موجود ہے۔ ممکنہ طور پر یہ جھنڈے تعصب و تفرقہ کی بنیاد پر "فارس" سے جزیرۃ العرب آئیں گے اور یہاں قتلِ عام کریں گے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةَ، ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيُقَاتِلُونَكُمْ قِتَالًا لَمْ يُقَاتِلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُه فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا

عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ. [38]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خزانے کے پاس تین افراد لڑیں گے، تینوں خلیفہ کے بیٹے ہوں گے، اس لڑائی کا نتیجہ کسی کے حق میں بھی ظاہر نہیں ہو گا، اس کے بعد مشرق کی جانب سے کالے جھنڈے آئیں گے اور وہ تمہارے ساتھ اس طرح لڑیں گے کہ اس جیسی لڑائی کسی نے نہیں لڑی ہو گی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک بات ارشاد فرمائی جو میں یاد نہیں رکھ پایا، پھر فرمایا: جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرو اگرچہ برف پر گھسٹ کر جانا پڑے کیوں کہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں۔"

یہ خزانہ جس پر لڑائی ہو گی بیت اللہ کا خزانہ ہے، ایک روایت میں عِنْدَ دَارِكُمْ کے الفاظ ہیں، یعنی بیت اللہ کے پاس، اور یہ تین افراد ممکنہ طور پر "آل سعود" کے ہو سکتے ہیں، ان کا اختلاف "شاہ عبد اللہ" کے انتقال کے بعد میڈیا میں سامنے آیا، جو محمد بن سلمان کے ولی عہد بنائے جانے کے بعد بڑھ گیا اور شاہ سلمان کی وفات کے بعد مسلح جنگ میں بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ اُس وقت مشرق کی جانب سے کالے جھنڈوں کی آمد کی پیشن گوئی کی گئی ہے جو یہاں ایسا قتلِ عام کریں گے کہ کسی نے ایسا نہیں کیا ہو گا۔

ایسا بے مثال قتل عام یقیناً کسی جہادی جماعت کا کام نہیں ہو سکتا، بلکہ اس کے پیچھے ایک مذہبی تعصب کار فرما ہو گا۔ اور ممکنہ طور پر اس کے پیچھے بعض اہل تشیع تنظیموں کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم

کالے جھنڈوں کی آمد کے بعد کیا صورت حال ہو گی اور اس کے نتیجے میں کیا حالات پیش آئیں گے؟ اس کا ذکر بھی بعض ضعیف روایات میں موجود ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مشرق سے ایک شخص نکلے گا جو آل محمد کی طرف دعوت دے گا، جبکہ وہ آل محمد سے بہت دور ہو گا، ابتدا میں انہیں نصرت ملے گی، لیکن ان کی انتہا کفر پر ہو گی۔ اس کے پیروکار عرب بھی ہوں گے لیکن وہ پست درجے کے ہوں گے، موالی یعنی (فارس کے خطے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے عموماً مولی کا لفظ

---

(38) (أخرجه الحاكم ٨٤٣٢ و قال هذا حديث صحيح على شرط الشيخي و قال الذهبي على شرط البخاري و مسلم، ابن ماجه ٤٠٨٤، البزار ٤١٦٣ و أبو عمرو الداني و أبو نعيم الأصبهاني)

استعمال ہوتا ہے) اور دین سے بیزار لوگ ان کے ساتھ ہوں گے۔ یہ ایک ایسے فتنے کا باعث بنیں گے جس کے بارے میں فرمایا:

فِتْنَةٌ تُدْعَى الْحَالِقَةُ، تَحْلِقُ الدِّينَ، يَهْلِكُ فِيهَا صَرِيحُ الْعَرَبِ وَصَالِحُ الْمَوَالِي وَأَصْحَابُ الْكُنُوزِ وَالْفُقَهَاءُ، وَتَنْجَلِي عَنْ أَقَلَّ مِنَ الْقَلِيلِ. (39)

"ایک فتنہ ہوگا جو مونڈنے والا کہلائے گا، جو دین کو مونڈے گا، جس میں خالص عرب، اور موالی میں سے نیک لوگ، سرمایہ دار اور فقہاء ہلاک ہوں گے، اور جب یہ فتنہ کھل جائے گا تو بہت ہی کم لوگ باقی بچے ہوں گے۔"

مسلمانوں کے باہمی فساد اور کشت وخون کو بھی مونڈنے والا عمل قرار دیا گیا ہے جس کا اس روایت میں ذکر کیا گیا ہے۔ فإن فساد ذات البين هي الحالقة (40) یعنی مشرق سے نکلنے والا یہ فتنہ مسلمانوں کی آپس کی ایسی لڑائی کا ذریعہ بنے گا جس میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے اور قتل ہونے والے لوگ خالص عرب، نیک لوگ، سرمایہ دار اور فقہاء ہوں گے۔ خالص عرب جزیرۃ العرب کے رہنے والے ہیں، اور خلیجی ممالک تیل کی دولت کی وجہ سے سرمایہ داروں کی کثرت رکھتے ہیں، اگر جنگ خلیجی ممالک کا رخ کرتی ہے تو سب سے زیادہ یہی لوگ متاثر ہوں گے۔

اگر اس وقت کے منظر اور موجودہ حالات کو ایک نظر دیکھیں تو منظر کچھ ایسا بنتا ہے کہ مدینہ میں ایک طرف سفیانی ہوگا جو اہلِ سنہ کی نمائندگی کا مدعی ہوگا اور دوسری جانب "کالے جھنڈے" ہوں گے جو اہل بیت اور اہل تشیع کی نمائندگی کا دعوی کریں گے۔ سفیانی کے ساتھ ممکنہ طور پر مغرب، اسرائیل، اور آل سعود کی طاقت ہوگی۔ جبکہ اہلِ تشیع کے ساتھ شیعہ ملیشیائیں اور ایرانی عسکری قوت (اگر اس

---

(39) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، ٥٨٠)

(40) (رواه الترمذي، رقم ٢٥٠٩)

وقت اس کا کوئی وجود ہو) ہو گی۔ مغرب و اسرائیل کا ایک مقصد اسرائیل کے لیے سعودی عرب میں گھسنے کے لیے راہ ہموار کرنا اور سعودی عرب میں اپنے مفادات کا تحفظ ہو گا، سفیانی ان کے لیے بہترین انتخاب ثابت ہو گا۔

دوسری جانب اہلِ تشیع اور ایران کو خلیج بالخصوص سعودی عرب سے اپنی پرانی دشمنی نکالنے کا بہترین موقع ہو گا۔ ایران کا ایک دعویٰ یہ بھی ہے کہ حرمین کو عالمِ اسلام کے مشترکہ کنٹرول میں دیا جائے کیونکہ آل سعود اس قابل نہیں ہیں کہ اس کی حفاظت کر سکیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں چار فتنوں کی پیشن گوئی فرمائی ہے جو اس امت میں پیش آئیں گے، ان میں چوتھے فتنے کے بارے میں ارشاد ہے:

وَالرَّابِعَةُ صَمَّاءُ عَمْيَاءُ مُطْبِقَةٌ تَمُورُ مَوْرَ الْمَوْجِ فِي الْبَحْرِ حَتَّى لا يَجِدَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ مِنْهَا مَلْجَأً تُطِيفُ بِالشَّامِ وَتَغْشَى الْعِرَاقَ وَتَخْبِطُ الْجَزِيرَةَ بِيَدِهَا وَرِجْلِهَا وَتُعْرَكُ الأُمَّةُ فِيهَا بِالْبَلاءِ عَرْكَ الأَدِيمِ، ثُمَّ لا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُ فِيهَا: مَهْ مَه، ثُمَّ لا يَرْقَعُونَهَا مِنْ نَاحِيَةٍ إِلا انْفَتَقَتْ مِنْ نَاحِيَةٍ أُخْرَى. (41)

"چوتھا فتنہ بہرا، اندھا اور عام ہو گا، سمندر کی لہروں کی طرح اس کی لہریں ہوں گی۔ لوگ اس سے بچنے کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں پائیں گے۔ یہ فتنہ شام میں گھوم کر آئے گا، اور عراق پر بھی چھا جائے گا، اور جزیرۃ العرب کو اپنے ہاتھوں پاؤں سے روندے گا۔ اُمت اس آزمائش میں چمڑے کی طرح رگڑی جائے گی، لوگ اسے روک نہیں سکیں گے۔ ایک جانب سے اس میں پیوند لگائیں گے تو دوسری جانب پھٹ جائے گی۔"

---

(41) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

یہ فتنہ جس کا اس حدیث میں ذکر ہے فتنۃ الد ہیماء ہے، یہ جدیدیت اور سیکولرازم کا فتنہ ہے، جس نے عالمِ اسلام کو اپنے لپیٹ میں لے لیا ہے، یہ فتنہ 2001 سے شروع ہوا جب امریکہ پر نائن الیون کے حملے ہوئے، اس کے نتیجے میں افغانستان اور عراق تباہ ہوئے، پھر اس فتنے کا رُخ شام کی طرف ہوا، اور اس کے بعد جزیرۃ العرب اس فتنے کا اگلا پڑاؤ ہو گا۔

جنگ کی ایک بڑی بنیاد صحابہ کرام و اہلِ بیت کے مزارات و قبور ہوں گے۔ اہلِ بیت کے مزارات کی دوبارہ تعمیر اہلِ تشیع کا ہدف ہو گا، اس کے مقابلے میں اہلِ سنہ صحابہ کرام کے قبور کی حفاظت کا نعرہ لگائیں گے، یہ تصادم جلد ہی اس جنگ کو "مدینہ" کے کھینچ لائے گا، اس لیے اس جنگ کا بڑا مرکز مدینہ طیبہ بنے گا، جہاں جنت البقیع اس لڑائی کی بنیادی وجہ بنے گی۔

آخری مورچہ

مدینہ، سعودی اور دوسرے اتحادی فورسز کا آخری مورچہ ہو گا۔ کیونکہ سفیانی اور مشرق سے آنے والے جھنڈوں کے درمیان مختلف علاقوں میں لڑائیاں ہو چکی ہوں گی، ان کی وجہ سے جزیرۃ العرب کا یہ سارا خطہ شدید تباہی کا شکار ہو چکا ہو گا، اور کالے جھنڈوں اور سفیانی دونوں کا ہدف مدینہ ہو گا۔

جزیرۃ العرب میں یہ فتنہ ایران و عرب جنگ، یا شیعیت و سنیت کی لڑائی یا کالے جھنڈوں اور سفیانی کی لڑائی کی صورت میں نمودار ہو گا۔ جو اس خطے کو شدید متاثر کر دے گا، کیونکہ یہ فتنہ عراق پر چھائے گا، شام پر اس کا ایک چکر لگے گا، لیکن جزیرۃ العرب کو یہ فتنہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے ذریعے روندے گا۔ ہاتھ پاؤں سے روندنے میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اس جنگ میں جزیرۃ العرب، شام اور عراق سے بھی زیادہ تباہ حال ہو جائے گا۔

جزیرۃ العرب پر حکمران طاقت (آل سعود) بھی اس فتنے سے شدید متاثر ہو کر کمزور ہو چکی ہو گی۔ ممکنہ طور پر دوسری جگہوں (قطر، امارات وغیرہ میں جنگیں ہو چکی ہوں گی) اور مدینہ ان کے پاس آخری ایسی جگہ بچی ہو گی کہ اگر یہ شہر باقی رہا تو ان کی حکومت بھی باقی رہے ورنہ مدینہ کے ہاتھ سے نکلنے سے سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ جب سفیانی مدینہ پہنچے گا تو اس کی سابقہ تاریخ کو دیکھتے ہوئے لوگ مدینہ چھوڑ جائیں گے۔

مدینہ کی ویرانی

اس لیے اس دو طرفہ جنگ میں شہر "مدینہ" ویران ہو جائے گا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

عُمرَانُ بيتِ المَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ، و خَرَابُ يَثْرِبَ خُروجُ المَلْحَمَةِ و خُرُوجُ المَلحَمَةِ فَتْحُ قُسطُنْطِينِيَّةَ و فَتْحُ القُسطُنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ. (42)

"بیت المقدس کی آبادی یثرب (مدینہ) کی ویرانی ہے، اور یثرب کی ویرانی جنگ عظیم کا خروج ہے، اور جنگ عظیم کا برپا ہونا قسطنطینیہ کی فتح ہے، اور فتح قسطنطینیہ دجال کے خروج کی نشانی ہے۔"

القدس، اسرائیلی دارالحکومت قرار دیئے جانے کے بعد آباد ہو رہا ہے اور روبہ ترقی ہے، اور مدینہ سمیت تمام خلیجی ممالک اس آتش فشاں کے دہانے پر ہیں جسے اسرائیل عنقریب اپنی سازشوں سے بھڑکانے والے ہیں، ان جنگوں میں سب سے مقدس شہر مدینہ بھی ویران ہو گا۔ یہاں یہ وضاحت بھی

---

(42) مسند الإمام أحمد، أبو داود رقم: ٤٢٩٤، المعجم الكبير للطبراني، مصنف ابن أبي شيبه، مشكل الآثار للطحاوي)

ضروری ہے کہ مدینہ سے متعلق روایات میں مذکور سفیانی سے مراد "حجاز کا سفیانی" ہو، جس کا تذکرہ ہم آگے اسی عنوان سے کریں گے۔ حضرت کعب احبار رحمہ اللہ کا اثر ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:

تُستَبَاحُ المَدِينَةُ حِينَئذٍ و تُقْتَلُ النَّفسُ الزَّكِيَّةُ. [43]

"اس وقت مدینہ طیبہ کی بے حرمتی حلال کر دی جائے گی۔"

اور جیسا کہ کالے جھنڈوں کے علمبر دار دوسری جگہوں میں قتلِ عام کر چکے ہوں گے، مدینہ میں سفیانی قتلِ عام کرے گا، کیونکہ ممکنہ طور پر جھنڈوں والے یہاں پر اکٹھے ہو چکے ہوں گے، ان کے بہانے مدینہ کو ویران کر دیا جائے گا۔ شاید اس روایت میں اسی طرف اشارہ ہے جسے نعیم بن حمادؒ نے الفتن میں اس ذیل میں ذکر کیا ہے کہ مدینہ کی جانب فوجیں بھیجی جائیں گی جو وہاں تین دن تک قتل و غارت کریں گی۔

إِذَا أَتَوْا المَدِينَةَ قَتَلُوا أَهْلَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. [44]

مدینہ کی اس ویرانی کی خبر دوسری مستند احادیث میں بھی موجود ہے۔ نعیم بن حمادؒ کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ:

عن أبي قبيل: يَبعَثُ السفياني جيشا إلى المدينة فَيَأمُرُ بِقَتلِ كُلِّ مَنْ كَانَ فِيهَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ حَتّى الحُبَالىٰ. [45]

(43) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم: ٩٢٥)

(44) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم: ٩٢٨)

(45) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم: ٩٣١)

"سفیانی اپنی فوج مدینہ کی طرف بھیجے گا، اور وہاں موجود بنو ہاشم کے ہر شخص کے قتل کے قتل کا حکم دے گا یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کا بھی"

اسی وجہ سے بنو ہاشم مدینہ چھوڑ کر یا تو پہاڑوں کی طرف نکل جائیں گے یا پھر مکہ چلے جائیں گے۔

فَيَبلُغُ أهْلَ المَدِينَةِ فَيَخْرُجُ الجَيشُ إِلَيهِمْ، فَيَهرُبُ مِنْهَا مَنْ كَانَ مِنْ آل مُحَمَّدٍ ﷺ إلى مكَّةَ. (46)

"مدینہ والوں کو (خبر) پہنچے گی، اور فوج (سفیانی کی) ان کی طرف نکل پڑے گی، تو آل محمد (ﷺ) سے تعلق رکھنے والے سب لوگ مدینہ سے نکل کر مکہ چلے جائیں گے۔"

شاید اس کی وجہ یہ ہوگی کہ ان سے یہ خطرہ ہوگا کہ کہیں ان میں امام مہدی تو نہیں ہوں گے۔

عن عليِّ ابن أبي طالب رضي الله عنه قال: يَهْرَبُ النَّاسُ من مِنَ المدينة إلى مكةَ حِينَ يَبْلُغُهم جيشُ السفياني، منهم ثلاثة نفر من قريش منظور إليهم. (47)

"حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں کو سفیانی کی فوج کے (مدینہ) پہنچ جانے کی خبر مل جائے گی تو لوگ مدینہ چھوڑ کر مکہ چلے جائیں گے، ان میں تین افراد قریش کے ہوں گے اور یہ (سفیانی) کی نظروں میں ہوں گے۔"

اس دوران مدینہ میں خوب ویرانی پھیلے گی، بنو ہاشم تو پہلے ہی نکل چکے ہوں گے، عام لوگ بھی سفیانی کی وجہ سے مدینہ چھوڑ جائیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ:

---

(46) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(47) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم: ٩٢٤)

تَكُونُ بِالمَدِينَةِ وَقْعَةٌ تَغرقُ فِيهَا أَحْجَارُ الزَّيتِ، مَا الحَرَّةُ عِنْدَهَا إِلَّا كَضَرْبَةِ سَوطٍ فَيُنْتَحى عَنِ المَدِينَةِ قَدرَ بَرِيدَيْنِ. [48]

مدینہ میں ایک ایسا سانحہ پیش آئے گا جس میں احجار الزیت (خون میں) ڈوب جائیں گے، حرّہ کا واقعہ اس کے سامنے ایسا ہو گا جیسے کوڑے کا وار، پس آپ مدینہ سے دو برید (تقریبا چوبیس میل) کے فاصلے پر ایک طرف ہو جائیں گے۔ اس کے بعد امام مہدی کی بیعت کی جائے گی۔

حرّہ کا واقعہ یزید کے دور میں پیش آیا، جس میں یزید کی فوجوں نے مدینہ میں تین دن تک لگاتار قتل عام کیا اور اس میں دس ہزار سے زائد افراد کو شہید کیا، خواتین کی بے حرمتی کی، اور تین دن تک مسجد نبوی میں نماز نہ ہو سکی تھی، سفیانی بھی قتل عام کرے گا اور یزید کے دور سے کئی گنا بڑھ کر کرے گا۔ ایسے ہی وقت میں امام مہدی کا ظہور ہو گا۔ مستدرک حاکم کی روایت ہے:

إنَّ أَهْلَ المَدِينَةِ يَخْرُجُونَ مِنْهَا بِسَبَبِ بَطشِ السُّفْيَانِي و أَفَاعِيلِه. [49]

"اہلِ مدینہ، مدینہ سے سفیانی کی ناقابل برداشت حرکتوں کی وجہ سے نکلنے پر مجبور ہوں گے"

امام مہدی کی بیعت

یہ مسلمانوں پر شدید ترین آزمائش کا وقت ہو گا، کوئی جائے پناہ نظر نہیں آئے گی، جب شہر رسول (ﷺ) بھی محفوظ نہیں رہے گا تو باقی علاقوں کا خود اندازہ لگائیں، ایسے ہی وقت میں اللہ تعالیٰ کی نصرت نازل ہو گی۔ اور امام مہدی کا ظہور ہو گا۔ امام مہدی جو پہلے سے اس جگہ میں موجود ہوں گے۔ اور

---

(48) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم: ٩٣٢)

(49) (رواه الحاكم في المستدرك)

روایات کے مطابق آپ کی موجودگی حجاز ہی میں ہوگی، آپ کہیں اور نہیں جائیں گے۔ سات علماء جو آپ کی تلاش کے لیے آئے ہوں گے وہ بھی آپ کو یہیں پائیں گے، امام بھی اُن سے کبھی مکہ اور کبھی مدینہ چھپنے کی کوشش کریں گے لیکن بالآخر آپ کو مکہ میں زبردستی بیعت پر قائل کیا جائے گا۔

سفیانی جو کہ مدینہ میں قتلِ عام کر کے جبر و ظلم کے ذریعے "امن" قائم کر چکا ہوگا، بہ ظاہر ایسے وقت میں انہیں امام مہدی اور آپ کے انصار کی سرگرمیوں کی سُن گن ہو چکی ہوگی، اور آپ کے انصار کو جان کے خطرات لاحق ہوں گے، اس لیے اس وقت یہ علماء آپ سے کہیں گے:

إِثْمُنَا عَلَيكَ وَ دِمَاءُنَا فِي عُنُقِكَ إِنْ لَمْ تَمُدَّ يَدَكَ نُبَايِعكَ، هٰذَا عَسْكَرُ السُّفْيَانِيّ قَدْ تَوَجَّهَ فِي طَلَبِنَا، عَلَيهِمْ رَجُلٌ مِنْ جرم. (50)

"ہمارا گناہ آپ کے ذمے اور ہمارا خون آپ کی گردن پر ہوگا اگر آپ نے بیعت کے لیے ہاتھ نہ بڑھایا، یہ دیکھیں سفیانی کا لشکر جن کا کمانڈر (قبیلہ) جرم کا آدمی ہے، ہماری تلاش میں نکل چکا ہے۔

مکہ میں بھی خطرہ محسوس ہوگا تو امام مہدی اور آپ کے انصار طائف چلے جائیں گے اور وہاں کے پہاڑوں میں کچھ عرصے کے لیے رہیں گے، دوسرے انصار بھی آپ کے پاس وہیں پر پہنچ جائیں گے، اس دوران بیعت ہو جائے گی یا ہو چکی ہوگی اور جب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ جس فوج کے زمین میں دھنسائے جانے کی خبر دی گئی ہے وہ "بیداء" میں ہلاک ہو چکی ہے تو یہ باہر نکل کر خلافت کا انتظام سنبھالیں گے۔

ثُمَّ يَرجِعُ إلى أَصْحَابِه فَيَخْرُجُونَ حَتّى يَنْزِلُوا جَبَلًا مِن جِبَالِ الطَّائِفِ، فَيُقِيمُونَ فِيه، و يَبعَثُونَ إلى الناس، فَيَنسَابُ إليهم ناسٌ، فإذَا كَانَ ذلك غَزَاهم أهل مكةَ فَيَهزِمُونَهم و

---

(50) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن و البرزنجي في الإشاعة لأشراط الساعة)

يَدخُلُونَ مَكَّةَ فَيَقتُلُونَ أَمِيرَهَا و يَكُونُونَ بِهَا، حَتّٰى إذَا خُسِفَ بِالجَيشِ استَعَدَّ أَمْرَه وَ خَرَجَ. (51)

مدینہ کی ویرانی کے بعد بہ ظاہر یہاں کنٹرول یہاں موجود حجاز پر قابض حکومت (آل سعود) اور ان کے اتحادی سفیانی کا ہو گا، ان کے ساتھ مصر کے سفیانی اور مشرق سے آنے والی فوج بھی اتحادی ہو گی۔ ان کا بھی مختلف روایات میں ذکر کیا گیا ہے، جن سے معلوم ہو تا ہے کہ سفیانی اور اتحادی فوج مکہ میں حضرت امام مہدی کی بیعت کے بعد اُن کے خلاف ایک بڑی فوج لے کر فوج کشی کا اراہ کر رہے ہوں گے، یہ فوج مدینہ سے نکل کر "بیدا" میں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہو گی کہ اس دوران اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دیں گے۔ بیداء وہ جگہ ہے جس جگہ سے مدینہ سے مکہ کی طرف جانے والے احرام باندھتے ہیں، اس جگہ کو آج کل "اَبیار علی" کہا جاتا ہے۔ یہاں پر سعودی فوج کی چھاؤنی بھی ہے، اور ممکنہ طور پر یہ فوج یہاں ٹھہری ہوئی ہو گی۔ واللہ اعلم

---

(51) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم ٩٢٧)

مصر کا سفیانی

تیسر اسفیانی مصر کا ہے جس کی متعدد علامات مصری آمر جنرل عبد الفتاح السیسی میں نظر آتی ہیں۔ یہ ٹھگنے قد کا جابر و ظالم حکمران ہے۔

و عن ذي قرنات قال: فَيَخْتَلِفُ النَّاسُ عَلَى أَرْبَعِ نَفَرٍ: رَجُلَانِ بِالشَّامِ، رَجُلٌ مِنْ آلِ الْحَكَمِ أَزْرَقُ أَصْهَبُ، وَرَجُلٌ مِنْ مِصرَ قَصِيرٌ جَبَّارٌ، وَالسُّفْيَانِيُّ، وَالْعَائِذُ بِمَكَّةَ، فَذَلِكَ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ. (52)

"لوگ چار شخصیات پر باہم مختلف ہو جائیں گے: دو شام میں ہوں گی۔ ایک تو حَکَم کی اولاد میں سے ہو گا جو نیلی آنکھوں والا اور سرُخ و سفید شخصیت، دوسرا مصر کا سفیانی جو ٹھگنا اور جابر شخص ہو گا۔ تیسر اسفیانی اور چوتھا مکہ میں پناہ لینے والا۔"

اس روایت میں جن چار شخصیات کا ذکر ہے ان میں تین "مہدی مخالف" ہیں، پہلی شخصیت حکم کی اولاد میں سے سُرخ و سفید رنگ کا شخص جو امکانی طور پر بشار الاسد ہو سکتا ہے، دوسرا شخص خود سفیانی جو اردن کی وادیٔ یابس سے نکلے گا، اور تیسرے جس کا ذکر ہے وہ مصر کا ٹھگنے قد کا جابر حکمران ہے، جو ممکنہ طور پر جنرل سیسی ہے، واللہ اعلم۔

چوتھی شخصیت امام مہدی کی ہو گی جو بیعت کے وقت مکہ میں پناہ لئے ہوئے ہوں گے العائذ بمكة ہوں گے، اپنی بیعت کے بعد حالات کے قابو میں آنے اور سفیانی کے لشکر کا زمین میں دھنسا دئے جانے کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ ان چار شخصیات پر لوگوں کے تقسیم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عالمِ عرب کے

(52) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن ٨٣٧)

حالات ایسے بن جائیں گے کہ عموماًلوگ ان چاروں میں کسی نہ کسی ایک کے ساتھ ہوں گے۔ مصری صدر "السیسی" کا پستہ قد اور جبر بہ نسبت دوسرے حکمرانوں کے واضح ہے۔

عن أرطاةٍ قال إذَا اجتمَعَ التُّركُ والرُّومُ و خُسِفَ بقَريَةٍ بدِمَشقَ و سَقطَ طائفَةٌ من غَربِيِّ مسجِدِها رُفِعَ بالشام ثلاثُ راياتٍ، الأَبْقَعُ و الأَصْهَبُ و السُّفيانِيُّ، و يُحصَرُ بدمشق رجلٌ، فيُقتَلُ و مَن معه، و يخرُجُ رجُلانِ مِن بَنِي أبي سُفيانَ، فَيَكُونُ الظَّفرُ للثانِي، فَإِذَا أَقْبَلَتْ مَادَّةُ الأَبْقَعِ مِنْ مِصْرَ، ظَهَرَ السُّفيَانِيُّ بِجيشِه عليهم فَيقتُلُ التُّركَ والرُّومَ بِقَرْقِيْسِيَا حتىّٰ تَشْبَعَ سِبَاعُ الأرضِ مِن لُحُومِهِمْ. (53)

ترجمہ: جب ترک اور رومی اکٹھے ہو جائیں گے، اور دمشق کی ایک بستی زمین میں دھنسا دی جائے گی، اور اس کے مغربی حصے میں موجود مسجد کا ایک حصہ بھی گر جائے گا، تو ایسے وقت میں شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے، اَبقَع، اَصہب اور سفیانی۔ پھر دمشق میں ایک شخص کا محاصرہ کر کے اسے اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا جائے گا، ابوسفیان کے خاندان سے دو افراد نکلیں گے اور ان میں دوسرے کو غلبہ ملے گا۔ پھر جب ابقع کا مادہ مصر میں سامنے آجائے گا تو سفیانی اپنی لشکر سمیت اس پر غالب آجائے گا، اور ترکوں اور رومیوں کو قرقیسیا میں قتل کر دے گا، یہاں تک زمین کے درندے ان کے گوشت سے سیر ہو جائیں گے۔

روسی ترکی النسل قوم ہے، بشار الاسد کے خلاف بغاوت کے خاتمے کے لئے روس 2015 میں شام میں داخل ہوا، اور مخالف تنظیموں بلکہ شامی عوام پر بدترین بمباری کی، جس کی وجہ سے اسد حکومت کو مخالف تنظیموں پر بالادستی حاصل ہو گئی۔ امریکہ (جو رومیوں کا مصداق بن سکتا ہے) بھی 2014 میں

---

(53) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم ٨٣٣)

داعش کے نام پر شام میں داخل ہوا، جہاں ایک طرف اس نے ایرانی حمایت یافتہ تنظیموں پر بمباری کی تو دوسری طرف داعش کے ٹھکانوں کو بھی نشانہ بنایا۔ گویا شام میں ترک اور رومی دونوں اکٹھے ہو چکے ہیں۔

دمشق کے ایک بستی جسے دوسری روایات میں "حرستا" کہا گیا ہے، اُس کا ایک حصہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اوراس کی مسجد کا مغربی حصہ بھی گر جائے گا، یہ حادثہ ابھی تک واقع نہیں ہوا ہے۔ البتہ تین بڑے بڑے جھنڈے نکل چکے ہیں۔ (علاماتِ قیامت کی بعض روایات میں مذکورہ ترتیب واقعی ترتیب کے ساتھ سو فیصد مطابقت نہیں رکھتی جس کی وجہ سے ممکن ہے کہ واقعات میں تقدم و تأخر ہو)

پہلا جھنڈا اَبقَع کا ہے، اَبقَع برص کے مریض کو کہتے ہیں جس میں بدن پر سفید داغ نکل آتے ہیں۔ الاخوان المسلمون سے تعلق رکھنے والے مصر کے سابق صدر محمد مرسی کے بارے میں یہ خبر نشر ہوئی تھی کہ وہ برص میں مبتلا ہیں، اور ان کے پاؤں پر اس کے نشانات ہیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چونکہ ان کی داڑھی میں سیاہ و سفید دونوں بال تھے اس لئے وہ اَبقَع کا مصداق بن سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

دوسرا جھنڈا شامی صدر بشار الاسد کا ہے جو اس خطے میں ایک مضبوط حکمران کے طور پر سامنے آیا ہے، أصهب اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جس کا رنگ سُرخ و سفید مائل بہ زردی ہو، اور أصهب عربی میں شیر کا بھی نام ہے، دونوں صورتوں میں اس کا مصداق بشار الاسد بن سکتا ہے۔ واللہ اعلم

"مصر سے اَبقَع کا مادہ سامنے آیا۔" مادّہ خام مال اور بنیاد کو کہتے ہیں، صدر مرسی مرحوم کی نظریاتی بنیاد "الاخوان المسلمون" پر مشتمل تھی، جس کی تربیت و تنظیم نے ایسے افراد تیار کئے تھے جو دینی ذہن کے تھے، اور 1928ء میں اپنی تاسیس کے بعد پہلی بار یہ 2012ء میں برسرِ اقتدار آئے۔ لیکن ایک سال کے بعد ہی مصر کے فوجی جرنیل عبد الفتاح السیسی نے تختہ الٹ دیا اور خود اقتدار پر قابض ہو گیا۔ ظَهَرَ السُّفيَانِيُّ بِجَيشِهِ سے اسی جانب اشارہ ہے کہ سفیانی (مصر) لشکر و عسکری طاقت رکھنے والا شخص ہو گا، جنرل سیسی بھی ایک عسکری طاقت کا حامل ہے، جس نے ابقع پر غالب آکر حکومت پر قبضہ کر لیا ہے۔

عن حُذَيفَةَ قالَ: إِذَا دَخَلَ السُّفيَانِيّ بِأَرض مِصرَ قَامَ فِيهَا أَربَعَةَ أشهر يَقتُلُ و يَسبِيْ أَهلَهَا فَيومَئِذٍ تَقُومُ النَّائِحَاتُ. (54)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سفیانی مصر میں داخل ہو جائے گا تو وہاں چار مہینے تک قتل و گرفتاری کرتا رہے گا، اس دن نوحہ کرنے والیاں کھڑی ہوں گی۔

جنرل سیسی نے جب اخوان کی حکومت کا خاتمہ کر کے خود اقتدار پر قبضہ کر لیا تو اخوان کے احتجاج میں چار انگلیوں کا نشان عالمگیر شہرت پا گیا تھا، شاید اس روایت اور اشارے میں یہ توافق اتفاقی نہیں ہے۔

دریائے نیل کی خشکی

"اس دوران مصر مینگنی کی طرح چورا چورا ہو جائے گا، اور اس کے بعد وہ شخصیت ظاہر ہو جائے گی جو مکہ میں ہو گی" اور یہ بات ظاہر ہے کہ وہ امام مہدی کی شخصیت ہو گی۔

مصر کا مینگنی کی طرح چورا ہونا دریائے نیل کے خشک ہونے کی طرف اشارہ ہے، الفتن میں کعب احبارؒ کا قول ہے کہ لَتُفَتُّنَّ مِصرُ كَمَا تُفَتُّ البَعْرَةُ یعنی مصر مینگنی کی طرح خشک ہو کر چورا ہو جائے گا۔ دوسری روایات سے یہ بات صراحت کے ساتھ معلوم ہوتی ہے کہ مصر کا دریائے نیل خشک ہو جائے گا، اور یہ سفیانی کے دور میں ہو گا۔:

عن ابن الحنفية قال: إِذَا ظَهَرَ السُّفيَانِيُّ على الأَبقَعِ دَخَلَ مِصرَ فَعِندَ ذُلِكَ خَرَابُ مِصْرَ. (55)

---

(54) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(55) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم: ٨٥٢)

"جب سفیانی اَبقع پر غالب آجائے گا تو مصر میں داخل ہو جائے گا تب یہ مصر کی ویرانی ہو گی۔"

دریائے نیل مصر کی سیر ابی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، یہ دریا مصر کے لئے زندگی اور موت کی حیثیت رکھتا ہے۔ پانی کے لئے مصر کا 90 فیصد انحصار دریائے نیل پر ہے۔ ایتھوپیا دریائے نیل پر پن بجلی کے لئے "النهضة" کے نام سے ایک بہت بڑا ڈیم بنا رہا ہے، جس پر ایتھوپیا اور مصر کے درمیان ایک عرصے سے تنازعہ جاری ہے۔ شمالی ایتھوپیا کے پہاڑی علاقے میں جہاں سے دریائے نیل میں گرنے والا ایک دریا نکلتا ہے اس پر ڈیم کی تعمیر 2011ء میں شروع ہو گئی تھی اور اب 2023ء میں اس ڈیم کو مکمل طور پر بھر دیا گیا ہے۔ دریائے نیل کا 85 فیصد پانی اسی دریا سے آتا ہے، لیکن اس میگا ڈیم کے منصوبے سے مصر اور ایتھوپیا کے درمیان ایک بہت بڑا جھگڑا شروع ہو گیا، سوڈان بھی اس جھگڑے میں پھنس چکا ہے، مصر اور ایتھوپیا میں اس ڈیم کے حوالے سے تنازعہ اتنی شدت اختیار کر چکا ہے کہ یہ دونوں ملکوں کے بیچ جنگ کا بہانہ بن سکتا ہے۔ اگر یہ ڈیم کسی زلزلے یا بم دھماکے سے تباہ ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ سے مصر اور سوڈان دونوں ملکوں میں بدترین سیلاب اور پھر خوفناک خشکی آجائے گی۔ اور روایات سے یہی معلوم ہوتا ہے، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

إِنَّ أَسْرَعَ الْأَرَضِينَ خَرَابًا الْبَصْرَةُ وَمِصْرُ، فَقُلْتُ: وَمَا يُخَرِّبُهُمَا؟ وَفِيهِمَا عُيُونُ الرِّجَالِ وَالْأَمْوَالِ؟ فَقَالَ: يُخَرِّبُهُمَا الْقَتْلُ الْأَحْمَرُ وَالْجُوعُ الْأَغْبَرُ، كَأَنِّي بِالْبَصْرَةِ كَأَنَّهَا نَعَامَةٌ جَاثِمَةٌ وَأَمَّا مِصْرُ فَإِنَّ نِيلَهَا يَنْضَبُ أَوْ قَالَ: يَيْبَسُ، فَيَكُونُ ذَلِكَ خَرَابَهَا. (56)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے جلدی ویران ہونے والے علاقے بصرہ (عراق) اور مصر ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یہ علاقے کیوں کر برباد ہو سکتے ہیں حالانکہ ان میں بہترین انسان رہتے ہیں اور یہاں بہترین قسم کا مال پایا جاتا ہے (جن کی

---

(56) (السنن الواردة في الفتن للداني، رقم: ٤٧٠)

موجودگی میں یہاں کا برباد ہونا سمجھ سے بالاتر ہے) فرمایا: انہیں سرخ قتل اور غبار آلود بھوک برباد کردے گی، مجھے بصرہ ایسے نظر آتا ہے گویا وہ زمین سے چمٹنے والا شتر مرغ ہے، اور مصر! جب اس کا نیل خشک ہو جائے گا، تو یہی اس کی ویرانی ہے۔

اس قسم کی ایک روایت علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب التذکرہ میں بھی ذکر کی ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَيَبْدأُ الخَرابُ فِيْ أَطْرَافِ الأَرْضِ حَتى تَخْرِبَ مصرُ، ومِصرُ آمنةٌ مِنَ الخَرَابِ حَتى تَخْرِبَ البَصْرَةُ، وخَرَابُ البَصْرَةِ مِنَ الغَرق، وخَرَابُ مِصْرَ من جَفَافِ النّيل. [57]

ترجمہ: زمین کے مختلف اطراف میں ویرانی کا آغاز ہو جائے گا، یہاں تک کہ مصر بھی اس ویرانی سے متاثر ہو جائے گا، اور مصر اس وقت تک محفوظ رہے گا جب تک کہ بصرہ برباد نہ ہو جائے۔ بصرہ کی ویرانی ڈوبنے سے ہو گی، اور مصر کی بربادی "نیل" کے خشک ہونے سے ہو گی۔

میٹنگی تَر ہوتی ہے، چوراتب بنتی ہے جب وہ خشک ہو جائے، دریائے نیل کا پانی روک کر پہلے مصر کو خشک کر دیا جائے گا، پھر جب پانی ہی باقی نہ رہے تو یہ اس ملک کے لیے عظیم ترین سانحہ ہو گا، لیکن دوسری جانب یہ حضرت امام مہدی کے ظہور کی قریبی علامت بھی ہو گی۔ یاد رہے کہ سوڈان اور مصر دونوں ہی مصر کا حصہ ہیں اور سوڈان اپنی آزادی سے قبل مصر ہی کا حصہ تھا۔

---

(57) (التذكرة فى أحوال الموتى و أمور الآخرة)

جزیرۃ العرب کا سفیانی

حضرت امام مہدی کا ظہور اور بیعت چونکہ سب سے پہلے حجاز میں ہوگی اس لیے یہاں موجود حکمران (ممکنہ طور پر آل سعود) مخالفت و دشمنی میں سب سے آگے ہوں گے، اور اس کوشش میں ہوں گے کہ یہاں مہدویت کی کوئی تحریک کامیاب نہ ہو۔ پیچھے ہم نے عرض کیا تھا کہ مدینہ بالخصوص حجاز میں متحرک سفیانی سے مراد جزیرۃ العرب یا حجاز کا سفیانی بھی ہو سکتا ہے۔ اس لیے انہی روایات کی طرف ایک بار پھر ہم اشارہ کئے دیتے ہیں۔ اس سفیانی کے نام کی صراحت کسی روایت میں نہیں ہے۔

نفسِ زکیہ کا قتل

نفسِ زکیہ کا قتل امام مہدی کے ظہور کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ علامہ سلمی شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب عقد الدرر میں ایک روایت نقل کی ہے کہ:

عن أبي عبد الله الحسين بن علي رضي الله عنهما أنه قال: للمهديِّ خمسُ علاماتٍ السفيانِي واليمانِيُّ والصَّيحَةُ مِنَ السماءِ والخسفُ بِالبيدَاءِ و قتلُ النفسِ الزَّكِيَّةِ. [58]

امام مہدی کی پانچ علامتیں ہیں: سفیانی، یمانی، آسمانی چیخ (آواز)، بیداء میں لشکر کا زمین میں دھنسنا اور نفسِ زکیہ کا قتل۔

عن جابر عن أبي جعفر قال: إِذَا بَلَغَ السفيَانِيَّ قتلُ النفسِ الزَّكِيَّةِ و هو الذي كَتَبَ عليه فَهَرَبَ عامَّةُ المسلمينَ مِنْ حَرَمِ رَسُولِ الله إلى حرمِ الله تعالىٰ بمكة، فإذَا بَلَغَه ذلك

---

(58) (عقد الدرر للسلمي الشافعي)

بَعَثَ جندا إلى المدينة عليهم رجل من كلب حتى إذا بلغوا البيداءَ خُسِفَ بهم و يَنْفَلِتُ أمِيرُهم و ذَكَرُوا أنَّه مِنْ مُذحج و قال بعضهم: من كلب. [59]

"امام محمد الباقرؒ فرماتے ہیں: جب سفیانی کو نفسِ زکیہ کے قتل کی خبر ملے گی اور یہ نفسِ زکیہ وہی ہوں جن کے قتل کا فیصلہ لکھ دیا گیا تھا، تو عام مسلمان رسول اللہ ﷺ کے حرم (یعنی مدینہ) سے اللہ تعالیٰ کے حرم (یعنی مکہ) کی طرف بھاگ نکلیں گے۔ جب سفیانی کو اس خبر ملے گی تو وہ ایک فوج مدینہ کی جانب بھیج دے گا جن کا قائد قبیلہ کلب کا ایک شخص ہو گا، جب یہ بیداء میں پہنچے گی تو انہیں زمین مین دھنسا دیا جائے گا، اور ان کا امیر چھوٹ جائے گا۔ یہ امیر قبیلہ مذحج یا قبیلہ کلب کا ہو گا۔"

نفسِ زکیہ کا لغوی معنیٰ ہے "پاکیزہ جان" یہاں پر اس سے مراد کوئی بھی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو معصوم اور بے گناہ ہو، جیسے بچے اور دین سے نسبت رکھنے والے پاکیزہ نفس حضرات۔ قرآن کریم میں حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہما السلام کے واقعے میں بھی نفسا زکية سے بے گناہ جان مراد ہے۔ ابو بکر ابن ابی شیبہؒ نے اپنی کتاب میں ایک صحابی سے روایت نقل کی ہے جس سے اس معنیٰ کی تائید ہوتی ہے:

عن مجاهد قال: حَدَّثَنِي فلانٌ رجلٌ من أصحاب النبي ﷺ أَنَّ المهدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتّى تُقْتَلَ النفسُ الزَّكِيَّةُ فإذَا قُتِلَتِ النَّفسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عليهم مَن فِي السماء و من فِي الأرض فأَتَى الناسُ المهديَّ فَزَفُّوه كَمَا تُزَفُّ العَرُوسُ إلى زوجِهَا ليلةَ عُرسِهَا، و هو يملأُ الأرضَ قسطا و عدلا، و تُخْرِجُ الأرضُ نباتَهَا و تُمطِرُ السَّمَاءُ مَطرَهَا و تَنعَمُ أُمَّتِي فِي وِلَايَتِه نعمةً لم تَنْعَمْهَا قَطُّ. [60]

"امام مہدی کا خروج اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک کہ نفسِ زکیہ کو قتل نہ کیا جائے، چنانچہ جب نفسِ زکیہ کو قتل کر دیا جائے گا تو آسمان والے اور زمین والے غضبناک

(59) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

(60) (أخرجه ابن أبي شيبه في مصنفه)

ہو جائیں گے، تو لوگ امام مہدی کے پاس آکر انہیں اس طرح سنواریں گے جیسا کہ دلہن کو اپنے شوہر کے لیے سہاگ رات پر سنوارا جاتا ہے۔ وہ آکر زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ زمین اپنی پیداوار نکالے گی اور آسمان بارش برسائے گا۔ اور میری امت اُن کی خلافت میں اس طرح ناز و نعمتوں میں ہو گی کہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں دیکھا ہو گا"

یعنی امام مہدی سے پہلے جب معصوم و بے گناہوں کا قتل ہو گا تو لوگوں پر آسمانی و زمینی آفتوں اور مصیبتوں کا نزول ہو گا۔ جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ جنگ زدہ علاقے ہوں یا پر امن، معصوم جانوں کا بے دریغ قتل عام ہو رہا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے جس کی وجہ سے مصیبتیں ہیں کہ پے در پے آرہی ہیں۔ اس ظلم کا خاتمہ امام مہدی کے ظہور سے ہو گا جب اللہ تعالیٰ امت کو عدل و انصاف بھی نصیب فرمائیں گے، زمین پیداوار بھی خوب دے گی اور اور آسمان سے بارشیں بھی خوب برسیں گی اور امت بے مثال نعمتوں میں جئے گی۔

نیز نفسِ زکیہ ایک مخصوص و متعین شخص بھی ہو سکتا ہے جس کا امام مہدی سے قریبی تعلق ہو گا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نفسِ زکیہ اور اس کے بھائی کو قتل کر دیا جائے گا، اور ایسے موقع پر آسمان سے ایک آواز دی جائے گی کہ تمہارے امیر فلاں ہیں اور وہ مہدی ہوں گے جو زمین کو عدل اور حق سے بھر دیں گے، اس قسم کی آوازوں سے مراد میڈیا کے ذریعے پھیلنے والی دعوت بھی ہو سکتی ہے۔

إذَا قُتِلَ النفسُ الزَّكِيَّةُ و أَخُوه يُقتَلُ بمكةَ ضَيعَةً نادىٰ مُنادٍ من السماء، إنَّ أَمِيرَكُمْ فُلانٌ، و ذلك المهديُّ الذي يملأُ الأرضَ حقا و عدلاً. [61]

(61) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن)

بہ ظاہر مدینہ کی بے حرمتی کے دوران نفسِ زکیہ کو بھی شہید کر دیا جائے گا۔

تُستَبَاحُ المَدِینَةُ حِینَئِذٍ و تُقْتَلُ النَّفسُ الزَّكِیَّةُ. [62]

سفیانی کے ہاتھوں آل محمد کی گرفتاری

مدینہ میں سفیانی حضرت امام مہدی کے شبہے میں بنو ہاشم کے لوگوں کو گرفتار کرے گا، کیونکہ اسے یہ خطرہ ہو گا کہ امام مہدی کے ظہور سے اس کا اقتدار ختم ہو سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ:

عن عليٍّ رضي الله عنه قال: يُبعَثُ بجيشٍ إلى المدينة فيَأخُذونَ مَنْ قَدَرُوا عليه من آل محمدٍ ﷺ و يُقتَلُ من بني هاشم رِجَالٌ و نِسَاءٌ، فعندَ ذلك يَهربُ المهديُّ و المُبَيّضُ مِنَ المدينة إلى مكة فَيُبعَثُ في طلبهما و قد لحقا بحرم الله و أمنِه. [63]

"مدینہ کی جانب ایک فوج بھیجی جائے گی جو آل محمد سے تعلق رکھنے والے سب کو گرفتار کرے گی، اور بنو ہاشم کے مردوں اور عورتوں کو قتل کیا جائے گا۔ ایسے وقت میں امام مہدی اور مبیّض مدینہ سے مکہ کی طرف نکل جائیں گے، ان کی تلاش میں بھی فوج بھیجی جائے گی لیکن یہ حضرات اللہ کے حرم اور امن کی جگہ میں پہنچ چکے ہوں گے۔"

آل محمد ﷺ سے تعلق رکھنے والے ان لوگوں کی گرفتاری اسی وجہ سے ہو گی کہ ان میں امام مہدی ہو سکتے ہیں، بلکہ اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ یہ افراد خود حضرت امام مہدی کے خاندان کے ہی

(62) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن ٩٢٥)

(63) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم ٩٢٣)

ہوں، اسی وجہ سے البحار کی ایک روایت میں ہے کہ **يُوخَذُ آلُ محمدٍ صَغِيرُهم و كَبِيرُهم، لَا يُترَكُ منهم أحدٌ إِلَّا أُخِذَ و حُبِسَ**

2013ء میں یمن سے تعلق رکھنے والے ایک خاندان کے 70 سے زائد افراد کو اسی جرم میں سعودی عرب میں گرفتار کر لیا گیا تھا، انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والی ایک سوئس تنظیم **مؤسسة الكرامة** یا **Alkarama Human Rights** نے اس پر "جوار الحرم" کے نام سے ایک ڈاکیومنٹری رپورٹ بھی بنائی ہے جو یوٹیوب پر دستیاب ہے۔

زمین میں دھنسا، اتحادی افواج کا انجام

سفیانی اور اس کے ساتھ اتحادی افواج کا انجام خدائی عذاب ہو گا، اور جب یہ حضرت امام مہدی کی بیعت کا سن کر مکہ کی طرف پیش قدمی کریں گے تو مدینہ کے قریب ہی اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دیں گے۔ خسف یعنی زمین میں دھنسنا حضرت امام مہدی کے ظہور بر حق ہونے کی ایک بڑی نشانی ہو گی، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

عَلَامَةُ خُرُوجِ المَهدِيّ خَسْفٌ يَكُونُ بِالبَيدَاءِ. [64]

"امام مہدی کے خروج کی علامت بیداء جگہ پر زمین کا دھنسنا ہو گا"

جیسا کہ پیچھے عرض کیا گیا کہ سفیانی کی فوج اکیلے نہیں ہو گی بلکہ یہ متعدد قسم کی افواج کا مجموعہ ہو گی، جیسا کہ اس زمانے میں اتحادی فوج کا تصور ہے۔ اس لیے مختلف روایات میں مختلف افراد کے لشکروں کا

---

(64) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم: ٩٣٣)

زمین میں دھنسنے کی خبر دی گئی ہے، حالانکہ یہ سب امام مہدی کے خلاف فوج لے کر جارہے ہوں گے، اور اسی وجہ سے یہ ایک بڑی تعداد کی فوج ہو گی۔

عن ابن عباس رضي الله عنه يقول: يَبعَثُ صاحبُ المدينة إلى الهاشميين بمكة جيشا فَيَهزِمُونَهُم فَيَسمَعُ بذلك الخَلِيفَةُ بالشام، فَيَقطَعُ إليهم بعثا فيهم ستمائة عريف، فإذا أتوا البيداء فنَزَلوها في ليلة مقمرة، أقبَلَ راعي ينظُرُ إليهم و يعجبُ و يقول: يا ويح أهل مكةً! ما أصابهم؟ فينصَرِفُ إلى غنمه ثم يرجع فلا يرى أحدا، فإذا هم قَدْ خُسِفَ بهم. (65)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مدینہ والا (حاکم) مکہ میں ہاشمیوں کے خلاف ایک لشکر بھیجے گا لیکن وہ اس کو شکست دیں گے، جب یہ بات شام کا خلیفہ سنے گا تو ایک لشکر بھیجے گا جس میں چھ سو کمانڈر ہوں گے۔ جب یہ بیداء میں پہنچیں گے تو چاندنی رات ہو گی، ایک چرواہا ان کی طرف آئے گا اور تعجب سے دیکھ کر کہے گا: مکہ والے تو تباہ ہو گئے، ان کے اوپر کیا مصیبت آنے والی ہے، پھر وہ اپنی بھیڑ بکریوں کے پاس جا کر واپس لوٹے گا تو کسی کو نہیں پائے گا، کیونکہ سب کو زمین میں دھنسایا جا چکا ہو گا۔

چھ سو کمانڈروں کا لشکر یقینا بہت بڑا لشکر ہو گا، ایک روایت میں ان کی تعداد 70 ہزار بتائی گئی ہے۔

عن محمد بن علي قال: سَيَكُونُ عائذٌ بمكة يُبعَثُ إليه سبعونَ ألفاً. (66)

یہ فوج متعدد افواج کا مجموعہ ہو گی، جن کا مختلف آثار میں تذکرہ کیا گیا ہے، اور مختلف خطوں کا نام لے کر خبر دی گئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی تحریک پر عالمِ اسلام کی فوجیں اکٹھی ہو کر مدینہ میں

---

(65) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم: ٩٣٤)

(66) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم ٩٣٧)

جمع ہو چکی ہوں گی، جہاں جنگ ہو چکی ہو گی اور جیسے ہی انہیں امام مہدی کی بیعت کا علم ہو جائے گا یہ افواج حرکت میں آجائیں گی لیکن مدینہ سے نکلتے ہیں ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

ایک روایت میں یہ فوج مغرب کی طرف سے بتائی گئی ہے۔

عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه و سلم رضي الله عنها: قالَتْ سمعتُ رسولَ الله صلى الله عليه و سلم يقول: يأتِيْ جيشٌ من قِبَلِ المغرب يريدونَ هذا البيتَ حَتّىٰ إِذَا كانوا بِالبيداءِ خُسِفَ بهم. [67]

"ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مغرب کی طرف سے ایک فوج آئے گی جن کا مقصد یہ بیت اللہ ہو گا، جب وہ بیداء تک پہنچ جائیں گے تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔"

مصری سفیانی بھی حضرت امام مہدی کی مخالفت میں اس اتحادی فوج کا حصہ ہو گا۔ جیسا کہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے:

عن ذي قربات قال: فَإِذَا بلغَ السُّفيَانِي الذي بمصرَ، بَعَثَ جيشا إلى الذي بمكة، فيخربونَ المدينة أَشَدَّ من الحرة، حتى إذا كانوا البيداء خُسِفَ بهم. [68]

"جب مصر کے سفیانی کو خبر ملے گی تو وہ مکہ والے (امام مہدی) کی جانب ایک فوج بھیجے گا، یہ مدینہ کو حرّہ کے واقعے سے بھی زیادہ ویران کر دیں گے، جب یہ بیداء میں ہوں گے تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔"

---

(67) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم: ٩٣٦)

(68) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم ٩٣٨)

اس میں شامی فوج کا بھی حصہ ہو گا، ممکنہ طور پر یہ شامی سفیانی کی فوج ہو سکتی ہے:

يُبعَثُ إلى مكة جيشٌ من الشام، حتى إذَا كانوا بالبيداء خُسِفَ بهم. [69]

"شام سے ایک فوج مکہ کی جانب بھیجی جائے گی، جب یہ بیداء میں ہو گی تو انہیں بھی زمین میں دھنسا دیا جائے گا"

عراق کی جانب سے بھی ایک فوج شامل ہو گی، اُن کی سزا بھی وہی ہو گی جو اس اتحاد میں شامل دوسری فوج کی ہو گی۔

عن انس رضي الله عنه أن النبي ﷺ كان نائما في بيت أم سلمة فانتبه و هو يسترجع فقالت: يا رسول الله! مم تسترجع؟ قال: من إقبال جيش يجيء من قبل العراق في طلب رجل من أهل المدينة فيمنعه الله منهم، فإذا علوا المدينة من ذي الحليفة خسف بهم، فلا يدرك أعلاهم أسفلهم ولا يدرك أسفلهم أعلاهم إلى يوم القيامة. [70]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آرام فرما رہے تھے کہ جاگ کر انا للہ پڑھنے لگے۔ انہوں نے عرض کیا؛ اے اللہ کے رسول! آپ کس چیز پر انا للہ پڑھ رہے ہیں؟ تو فرمایا؛ ایک لشکر جو عراق کی طرف سے آرہا ہو گا۔ مدینہ والوں میں سے ایک شخص کی تلاش میں، تو اللہ تعالیٰ اس کو بچائیں گے۔ اور جب وہ لشکر ذی الحلیفہ سے مدینہ پر آرہا ہو گا کہ انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ان کے اگلوں کو پچھلے حصے کا پتہ نہیں ہو گا اور نہ پچھلے حصے کو اگلے حصے کا کچھ علم ہو گا، قیامت تک۔

ایک اور روایت جسے طبرانی نے ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ بیداء میں

---

(69) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن رقم (٩٣٩)

(70) (أخرجه البزار عن أنس)

مٹی میں ملنے والی فوج میں مشرق کی جانب سے آنے والی فوج بھی ہو گی۔ عراق بھی مشرقی جانب ہے، اور عراق کے علاوہ موجودہ ایران، پاکستان، ہندوستان بھی مشرقی جانب ہے۔ اس کا امکان ہے کہ اس اتحادی فوج میں پاکستان کا بھی حصہ ہو، جیسا کہ سعودی عرب میں اب بھی دفاع کے نام پر پاکستانی فوج موجود ہے، جس کی قیادت سابقہ آرمی چیف "جنرل راحیل شریف" کر رہے ہیں۔

عن أم حبيبة سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: تخرُج الناسُ من قبل المشرق يريدون رجلا عند البيت حتى إذا كانوا ببيداء من الأرض يخسَف بهم. [71]

"حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا؛ کہ مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے، ان کا مقصد بیت اللہ کے پاس ایک شخص ہو گا، یہاں تک کہ جب وہ بیداء میں ہوں گے تو انہیں دھنسا دیا جائے گا۔"

یوں سفیانی فوج کا خاتمہ ایک ایسے خدائی کوڑے سے ہو گا جو براہ راست اللہ تعالیٰ کے حکم سے برسے گا۔

سفیانی کا انجام

کتاب الفتن کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سفیانی کی فوج زمین میں مٹی میں ملنے کے بعد اس کو احساس ہو جائے گا، اور اس واقعے کو عبرت کی نظر سے دیکھے گا، چنانچہ وہ آپ کے سامنے تسلیم ہو جائے گا۔ لیکن اس کا قبیلہ "بنو کلب" اس کے اس فیصلے پر اس کو عار دلائے گا، اور اسے بیعت ختم کرنے پر مجبور کرے گا۔ چنانچہ سفیانی امام مہدی کی بیعت ختم کر دے گا۔ اس پر امام مہدی اسے القدس کے ایک پتھر پر ذبح کریں گے۔ الفتن کے الفاظ ہیں:

ثُمَّ يَقُولُ: هذَا رَجُلٌ قَدْ خَلَعَ طَاعَتِيْ، فَيُأمَرُ بِه عِندَ ذٰلِكَ، فَيُذْبَحُ عَلى بَلَاطَةِ إِيلِيَاءَ،

---

(71) (أخرجه الطبراني في الأوسط)

ثُمَّ يَسِيْرُ إِلى كَلْبٍ فَيَنْهَبُهُمْ، فَالخَائِبُ مَنْ خَابَ يَوْمَ نَهْبِ كَلْبٍ. (72)

سفیانی کو قتل کرنے کے بعد امام مہدی قبیلہ بنو کلب کی طرف متوجہ ہوں گے، جو بہ ظاہر اپنے لیڈر کے یوں قتل ہو جانے پر پیچ و تاب کھا رہا ہو گا۔

ابو داود، ترمذی اور مسند احمد وغیرہ کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فوج خود سفیانی بھیجے گا، جبکہ الفتن کی روایت سے اشارہ ہوتا ہے کہ سفیانی کو قتل کرنے کے بعد امام مہدی قبیلہ کلب کی فوج کی طرف جائیں گے اور ان سے لڑیں گے۔ بشرط صحت یہ کہا جا سکتا ہے کہ زیادہ درست منظر وہی ہے جو ابو داود اور ترمذی وغیرہ کی روایت میں ہے جسے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا ہے۔

عن أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يكونُ اختلافٌ عندَ موتِ خليفةٍ؛ فيخرُجُ رجلٌ من أهلِ المدينةِ هاربًا إلى مَكَّةَ، فيأتيه ناسٌ من أهلِ مكَّةَ، فيُخرِجونَه وهو كارهٌ، فيُبايعونَه بينَ الركنِ والمقامِ، ويُبْعَثُ إليه جيشٌ مِنَ الشامِ، فيُخسَفُ به بالبيداءِ بينَ مكَّةَ والمدينةِ؛ فإذا رأى الناسُ ذلك أتاه أبدالُ الشامِ وعَصائبُ أهلِ العراقِ، فيُبايعونَه، ثم ينشأُ رجلٌ من قريشٍ أخوالُه كلبٌ، فيَبعَثُ إليهم بَعثًا؛ فيَظْهرونَ عليهم، وذلك بَعْثُ كلْبٍ، والخَيبةُ لمَنْ لم يشهَدْ غنيمةَ كلبٍ، فيَقسِمُ المالَ، ويعملُ في الناسِ بسُنَّةِ نبيِّهم، ويُلْقي الإسلامَ بجِرانِه في الأرضِ، فيلبَثُ سبعَ سنينَ، ثم يُتَوَفَّى ويُصلِّي عليه المسلمونَ، وفي روايةٍ: فيلبَثُ تِسعَ. (73)

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک حکمران کی موت کے وقت اختلاف ہو گا، تو اہلِ مدینہ کا ایک شخص مکہ بھاگ جائے گا، اس کے پاس مکہ والے آئیں گے، اور اسے اس حالت میں (بیعت کے لیے) نکالیں گے کہ وہ ناپسند کر رہا ہو گا، اور حجر اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے، شام سے اس کے خلاف ایک فوج بھیجی جائے گی جسے

---

(72) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم: ١٠٠٢)

(73) (أخرجه أبو داود رقم ٤٢٨٦، و أحمد في مسنده ٢٦٦٨٩)

مکہ و مدینہ کے درمیان "بیداء" میں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ منظر دیکھیں گے تو ان کے پاس شام کے ابدال، عراق کی تنظیمیں آئیں گے اور اس کی بیعت کریں گے۔ پھر ایک قریشی شخص کھڑا ہوگا جس کی ننھیال قبیلہ بنو کلب کا ہوگا، وہ ان کی جانب ایک فوج بھیجے گا لیکن یہ اُس فوج پر غالب آجائیں گے، یہ بھیجی جانے والی فوج بنو کلب کی ہوگی۔ اور وہ شخص نامراد ہے جو کلب کی غنیمت کے موقع پر حاضر نہ ہو۔ امام لوگوں کے درمیان مال تقسیم کریں گے، اور لوگوں میں نبی ﷺ کی سنت کے مطابق (حکومت) کا کام کریں گے، اور اسلام زمین میں قرار پکڑے گا۔ یہ شخص سات سال تک رہے گا، اس کے بعد اس کا انتقال ہو جائے گا اور مسلمان اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔

یعنی سفیانی اور اس کے ساتھ اتحادی فوج کو جب اللہ تعالیٰ بیدا میں زمین میں دھنسا دیں گے، تو اس پر سفیانی کو احساس ہو جائے گا کہ وہ امام مہدی کے مقابلے میں نہیں جیت سکتا، چنانچہ وہ آپ کی بیعت کر لے گا، لیکن اس کا ننھیالی قبیلہ "کلب" اسے بیعت توڑ دینے اور مقابلہ کرنے پر مجبور کر دے گا، اس لیے وہ ایک اور فوج (جو اسی قبیلے کے جوشیلے افراد کی ہوگی) بھیج دے گا۔ سفیانی گرفتار ہو جائے گا، جسے امام مہدی بیت المقدس میں قتل کریں گے اور اس کے بعد اس کی فوج کا بھی خاتمہ کر دیا جائے گا۔ مذکورہ ذیل روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا سَمِعَ الْعَائِذُ الَّذِي بِمَكَّةَ بِالْخَسْفِ خَرَجَ مَعَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا، فِيهِمُ الْأَبْدَالُ، حَتَّى يَنْزِلُوا إِيلِيَاءَ، فَيَقُولُ الَّذِي بَعَثَ الْجَيْشَ حِينَ يَبْلُغُهُ الْخَبَرُ بِإِيلِيَاءَ: لَعَمْرُو اللَّهِ لَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ فِي هَذَا الرَّجُلِ عِبْرَةً، بَعَثْتُ إِلَيْهِ مَا بَعَثْتُ فَسَاخُوا فِي الْأَرْضِ، إِنَّ هَذَا لَعِبْرَةٌ وَبَصِيرَةٌ، وَيُؤَدِّي إِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ الطَّاعَةَ، ثُمَّ يَخْرُجُ حَتَّى يَلْقَى كَلْبًا وَهُمْ أَخْوَالُهُ، فَيُعَيِّرُونَهُ بِمَا صَنَعَ وَيَقُولُونَ: كَسَاكَ اللَّهُ قَمِيصًا فَخَلَعْتَهُ؟ فَيَقُولُ: مَا تَرَوْنَ، أَسْتَقِيلُهُ الْبَيْعَةَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَأْتِيهِ إِلَى إِيلِيَاءَ فَيَقُولُ: أَقِلْنِي، فَيَقُولُ: إِنِّي غَيْرُ فَاعِلٍ، فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَقُولُ لَهُ: أَتُحِبُّ أَنْ أَقِيلَكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، ثُمَّ يَقُولُ: هَذَا رَجُلٌ قَدْ خَلَعَ طَاعَتِي، فَيَأْمُرُ

بِهِ عِنْدَ ذَلِكَ فَيُذْبَحُ عَلَى بَلَاطَةِ إِيلِيَاءَ، ثُمَّ يَسِيرُ إِلَى كَلْبٍ، فَالْخَائِبُ مَنْ خَابَ يَوْمَ نَهْبِ كَلْبٍ. (74)

جب مکہ میں پناہ لینے والے شخص کو لشکر کے دھنسا دئے جانے کی خبر موصول ہو گی تو آپ 12 ہزار مجاہدین کے ساتھ نکلیں گے جن میں اَبدال بھی ہوں گے، یہ لوگ بالآخر ایلیاء (بیت المقدس) جا پہنچیں گے۔ اُس شخص کو جس نے لشکر بھیجا تھا (اور دھنسا دیا گیا تھا) جب یہ خبر مل جائے گی تو وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی صورت میں ہمیں عبرت کا بڑا سبق دیا ہے۔ میں نے اس کے خلاف فوج بھیجی تو وہ زمین میں ہی غرق ہو گئی، یہ آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ سفیانی اپنی اطاعت کا اظہار کر کے تسلیم ہو جائے گا۔ پھر جب وہ باہر نکلے گا تو بنو کلب جو کہ اُس کا ننھیال ہو گا اُس سے مل کر اُسے شرم دلائے گا۔ کہ اللہ نے تمہیں ایک قمیص پہنائی لیکن تم نے اُسے اتار پھینکا۔ وہ کہے گا کہ تم لوگوں کی کیا رائے کیا میں بیعت واپس کر دوں؟ وہ لوگ کہیں گے جی ہاں۔ چنانچہ سفیانی ایلیا جا کر اُنہیں (امام مہدی) کہے گا کہ میں بیعت واپس لوٹانا چاہتا ہوں۔ وہ (امام) کہیں گے: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ سفیانی کہے گا، واپس کرنا ضروری ہے۔ امام کہیں گے کیا تم بیعت واپس کرنا چاہتے ہو؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ چنانچہ امام اُس کی بیعت ختم کر دیں گے اور کہیں گے کہ یہ شخص میری اطاعت سے نکل چکا ہے، اس کے بارے میں حکم دے گا تو اسے بیت المقدس میں ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر آپ بنو کلب کی جانب چلیں گے اور اُن سے غنیمت چھین لیں گے۔ پس نامراد ہے وہ شخص جو بنو کلب کی اس غنیمت سے محروم رہا۔

---

(74) (رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن، رقم: ١٠٠٢)

مالِ غنیمت کی رسّی

بنو کلب کے ساتھ جنگ میں فتح کے بعد ملنے والی غنیمت کا بھی احادیث میں تذکرہ آیا ہے، مستدرک حاکم کی ایک حدیث میں اس غنیمت میں رسّی کا بھی ذکر ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: المَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ غَنِيمَةَ كَلبٍ و لو عِقَالٍ، والذيْ نَفسِي بِيَدِه لَتُبَاعُنَّ نِسَاءُهم على دَرَجِ دِمَشق حَتّى تُرَدُّ المَرْأَةُ مِنْ كَسرٍ يُوجَدُ بَسَاقِهَا. (75)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ محروم شخص وہ ہے جو بنو کلب کی غنیمت سے بھی محروم رہا، چاہے ایک رسی ہی کیوں نہ ہو، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ضرور ان کی عورتیں دمشق کی سیڑھیوں پر بیچی جائیں گی، یہاں تک کہ ایک عورت کو اس وجہ سے مسترد کیا جائے گا کہ اس کی پنڈلی ٹوٹی ہوئی ہو گی۔

عِقال اس رسی کو بھی کہا جاتا ہے جس کے ذریعے اونٹ کو باندھا جاتا ہے، لیکن یہاں پر اس کی مناسبت اس کی بجائے ایک اور لحاظ سے ہے، جس کی طرف بعض اہلِ علم نے اشارہ کیا ہے کہ عقال اس فوج کی وردی کا کوئی خاص حصہ ہو گا۔ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اس وقت اردنی فوج اور سعودی نیشنل گارڈ کی دونوں کی وردی میں رومال کے اوپر عربوں کی وہ مخصوص رسی لپیٹی جاتی ہے جسے عقال کا مصداق قرار دیا جاسکتا ہے، واللہ اعلم۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ دھنسنے والی یہ فوج ایک خاص ہیئت کی ہو گی جیسا کہ آج کل کے افواج میں یونیفارم کا تصور رائج ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

---

(75) (رواه الحاكم في المستدرك و قال الذهبي: صحيح)

والله لَيُخْسَفَنَّ أو لَا تَقُومُ الساعَةُ حَتّى يُخْسَفَ بِقَومٍ ذَوِيْ زِيٍّ بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ. [76]

”اللہ کی قسم ضرور زمین میں دھنسایا جائے گا (یا یوں فرمایا کہ) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ ایک ایسی قوم کو بیدا میں دھنسایا نہ جائے جن کی ایک خاص ہیئت ہو گی۔“

(76) (السنن للداني ٦٤٧)

ہماری دیگر مطبوعات







